New Era Magazine
محبت وفا کا استعارہ
NEW ERA MAGAZINE
از قلم فاریہ چشتی
www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(مکمل ناول)

محبت وفا کا استعارہ

از فاریہ چشتی

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشاللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

لفظ زندہ رہتے ہیں

وقت کے ساتھ بہتے ہیں

سانس کے ساتھ بکھرتے ہیں

کبھی ہنستے ہیں، کبھی روتے ہیں

کبھی اپنی بولی بولتے ہیں

لفظ زندہ رہتے ہیں

لفظوں کی حرمت یہ ہے

انکا پاس رکھا جائے

تکمیل کے دھاگے میں پرو کر

انکو امر کر دیا جائے

گر لفظ ادھورے رہ جائیں

وعدے پورے نہ ہو پائیں

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interview

تو لفظ خراج وصولتے ہیں

اپنی بے حرمتی، اپنی ناقدری کا

لفظ سے لفظ ملکر پھر

ایک زنجیر وہ بنتے ہیں

لفظوں کے اس گھیرے سے

آزاد کوئی نہ ہو پائے

جو دام میں انکے پھنس جائے

راہ فرار پھر نہ پائے

کیونکہ یہ بھی اک حقیقت ہے

کہ

لفظ زندہ رہتے ہیں

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

روشین نے ایک نظر دور آسمان میں ڈوبتے ہوئے سورج پر ڈالی۔چاروں طرف شام کا
دھندھلکا پھیل چکا تھا۔ٹہلتے ٹہلتے ہوئے پاؤں دکھنے لگنے تھے۔روشین تھک کر ایک
بینچ پر بیٹھ گئی اور اپنی نگاہیں سمندر پر ٹکادیں۔اس وقت سمندر پر سکون نظر آرہا تھا
موجوں میں کوئی تلاطم نہیں تھا۔بظاہر سمندر بہت پر سکون تھا لیکن حقیقت اس کے بر
عکس.لاکھوں راز اپنے سینے میں دفن کئے ہوئے تھا۔روشین نے نم آنکھوں کے
ساتھ ایک نظر سمندر پر ڈالی اور نگاہ واپس پھیر لی۔

ساحل سمندر پر بیٹھی ہوئی لڑکی بظاہر تو خاموش نظر آرہی تھی لیکن حقیقت اس کے بر
عکس تھی اسکا دل اداس تھا۔اسے یہاں آئے ہوئے چار گھنٹے سے زائد گزر چکے تھے۔وہ
یہاں سکون کی تلاش میں آئی تھی لیکن اس کے بر عکس اسے سوچوں نے گھیر لیا تھا۔
اس کے ذہن میں لفظوں کی بازگشت ہورہی تھی بار بار گزری ہوئی یادیں اسکے دل کو
جکڑ رہی تھیں اور روشین انہی سوچوں سے بھاگ کر یہاں پناہ لینے آئی تھی۔ماضی کا
تصور ہی اسکے لئے بہت تکلیف دہ تھا۔وہی الفاظ اسکے کانوں میں سرگوشی کر رہے تھے
جن سے روشین کو تکلیف پہنچتی تھی روشین سوچوں میں گم بیٹھی ہوئی تھی لمحہ لمحہ

وقت گزرتا جارہا تھا لیکن روشین کے دل میں گزرا ہوا درد انگڑائیاں لے رہا تھا۔یہ درد روشین کو ڈرا رہا تھا ہر پل ہراساں کر رہا تھا۔اسے کسی بھی پل الفاظ نہیں بھولتے تھے۔ ان لفظوں کے سحر سے وہ آزاد نہیں ہو پائی تھی۔

اپنی حالت وہ کسی پر بھی عیاں نہیں کرنا چاہتی تھی اس لئے وہ چھ برس بعد پھر ساحل سمندر پر آئی تھی اس بیچ اس نے کڑی مسافت طے کی تھی۔وہ اپنی زندگی میں خوش رہنا چاہتی تھی سب کچھ فراموش کر کے محض فرزام کے سنگ زندگی گزارنا چاہتی تھی۔ لیکن اس وقت اسے محسوس ہو رہا تھا کہ اس کے دل پر لگے ہوئے زخموں سے خون رس رہا ہو۔

"شکر ہے " !

مانوس سی آواز پر روشین نے چونک کر اسے دیکھا۔

"میں جانتا تھا کہ تم یہاں ہو گی۔کیونکہ تمہے سمندر بہت پسند ہے۔ "

اسکے اگلے فقرے پر روشین نے خوفزدہ نظروں سے اسکی طرف دیکھا۔لیکن اسکی آنکھوں میں خلوص کے علاوہ کچھ بھی نہیں تھا۔

NEW ERA MAGAZINE.COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اداس ہو؟ "

اس کے برابر بینچ پر بیٹھتے ہوئے اس نے دوستانہ انداز میں سوال کیا

روشین نے نفی میں سر ہلایا۔

"انسان کا۔چہرہ اس کے دل کا عکاس ہوتا ہے مگر تمہارہ چہرہ۔۔۔ "

"کیا نظر آرہا ہے میرے چہرے پر۔؟ "

روشین نے خوفزدہ لہجہ میں سوال کیا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"تھکن۔"

اگلے ہی پل فرزام اٹھ کھڑا ہوا۔

"میں پریشان ہو رہا تھا تمہارے لئے اٹ لیسٹ انفارم تو کر دیتیں۔۔ "

فرزام کی بات پر روشین نے ایک نظر رسٹ واچ پر ڈالی چاروں طرف اندھیرا پھیل چکا تھا۔جب وہ یہاں پر آئی تھی اس وقت دن کا دو بج رہا تھا۔روشین ایک ٹھنڈی سانس لیکر رہ گئی اسے اندازہ نہیں تھا کہ خود سے جنگ کرتے کرتے اتنا وقت گزر چکا ہے۔

ہمم! چلتی ہوں۔ "

اپنا بیگ اٹھا کر وہ دھیمے سے بولی۔

"روشین احساسات لفظوں میں بیان نہیں ہو سکتے لیکن۔کہنے سے دل کا بوجھ ہلکا ہوتا ہے۔ "

فرزام اسکی آنکھوں میں دیکھتا ہوا بولا۔

اسکی بات پر روشین نے نظریں جھکا لیں۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"مجھے کوئی دکھ نہیں۔ "

"تمہاری آنکھیں تمہاری بات کا ساتھ کیوں نہیں دے رہیں۔؟ "

"آنکھیں جھوٹ بولتی ہیں۔ "

روشین ایک پل اسکے چہرے کی طرف دیکھ کر کہتے ہوئے آگے بڑھ گئی۔

"سچ کیا ہے روشین؟ بتا دو نہ۔ "

فرزام نے اسے پکارا۔

لیکن دوسری طرف ہنوز خاموشی تھی۔

فرزام کچھ پل کے توقف کے بعد گاڑی میں بیٹھ گیا اس کے ساتھ ہی روشین بھی بیٹھ گئی۔

"آج میرا برتھ ڈے تھا آپ نے مجھے وش بھی نہیں کیا۔ "

روشین نے گاڑی میں بیٹھ کر شکوہ کیا۔

"سوری میم! چلو ڈنر کے لئے چلتے ہیں کیک بھی کاٹنا اور تمہارہ گفٹ ڈیو رہا۔ "

اگلے ہی پل فرزام نے خوشی خوشی پرو گرام بنایا۔

"اوکے۔ "

روشین نے اثبات میں سر ہلایا۔

فرزام نے بغور اسکی طرف دیکھا کچھ دیر پہلے چھایا ہوا دکھ اس کے چہرے سے غائب تھا۔اس کی جگہ۔ چہرے پر نرماہٹ اور مسکراہٹ تھی۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

"اسلام وعلیکم"

اجنبی آواز پر روشین ایک پل کو نظر اٹھا کر دیکھا سامنے موجود شخص کی آواز اسکا دل چیر گئی روشین کے دل سے ایک آہ نکلی یہ دن گزرتے گزرتے بھی اس سے کڑا امتحان لیکر گیا تھا۔

روشین کو محسوس ہوا ایک پل میں ہی اس کے دل پر لگے ہوئے سارے زخم ہرے ہو گئے۔

"کیسی ہو روشین۔؟ "

زالان نے اسے پکارا۔

"آپ؟ "

فرزام نے سوالیہ نظروں سے اسکی طرف دیکھا۔

"میں زالان! روشین کا کزن۔ "

اس نے خود اپنا تعارف کروایا۔

"میں روشین کو وش کرنے آیا تھا بٹ تم لوگ گھر پہ نہیں تھے۔ "

اسکی بات پر روشین نے نظر اٹھا کر اسکی سمت دیکھا۔اس سے نظریں چار ہوتے ہی زالان نے اپنی نگاہیں جھکا لیں۔

"میرا تم سے کوئی رشتہ نہیں زالان اقرار، تم جھوٹے ہو، فریبی ہو، دغا باز۔چلے جاؤ یہاں سے۔ "

روشین اگلے ہی پل سرد لہجہ میں بولی۔

"روشین۔ "

"ایک لفظ اور نہیں زالان اقرار ورنہ میں تمیز کی حد پار کر جاؤنگی۔ "

روشین سخت لہجہ میں کہتی ہوئی اندر کمرے میں چلی گئی۔

"روشین۔۔۔روشین۔۔۔ "

فرزام بھی اسے پکارتا اسکے ساتھ ہو لیا۔

زالان چند منٹ وہاں پر کھڑا رہا اور پھر تھکے تھکے قدم اٹھا کر وہاں سے چلا گیا۔

"روشین آر یو اوکے۔؟ "

فرزام نے روم میں پہنچ کر اسے پکارا جو صوفہ پر بیٹھی ہوئی تھی۔

فرزام بھی اس کے نزدیک صوفہ پر بیٹھ گیا۔

"روشین! میں نے وعدہ کیا تھا صائمہ سے کہ میں تمہاری آنکھ میں آنسوں نہیں آنے دونگا لیکن میں۔۔۔ "

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"فرزام"!

اگلے ہی پل اسکی بات بیچ میں کاٹ کر روشین نے اپنا سر اسکے شانے سے ٹکا دیا۔فرزام نے ایک نظر اسکے روتے بلکتے ہوئے وجود پر ڈالی اور اسے سمیٹ لیا۔روشین اسکے کشادہ سینے سے لگ کر ہچکیاں لیکر رو رہی تھی۔

فرزام نے اسے خاموش نہیں کروایا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ جتنی جلدی یہ درد اسکے دل سے آنسوں کی صورت میں باہر نکل جائیگا وہ پر سکون ہو جائیگی۔روشین اسکی سانسوں میں بستی تھی۔اور وہ اسے خوش دیکھنا چاہتا تھا۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡
♡♡♡♡♡♡

فرزام نے آنکھ کھلنے پر گھڑی کو دیکھا جسکی سوئیاں گیارہ بجا رہی تھی۔ایک پل کے توقف کے بغیر وہ فوراً اٹھ بیٹھا۔سورج کی روپہلی کرنیں چاروں طرف پھیل چکی تھیں۔فرزام کی نظر اپنے پہلو میں موجود روشین پر پڑی۔اس کے لب مسکرا اٹھے۔ نازک نازک ناک نقشہ والی یہ دھان پان سی لڑکی فرزام کو بہت عزیز تھی پہلی نظر میں ہی وہ اس پر فدا ہو گیا تھا اسکی محبت شاید سچی تھی وہ اسکی زندگی میں تھی۔۔۔اسکے آگے فرزام کچھ سوچنا نہیں چاہتا تھا۔

"روشین۔۔۔روشی۔۔ "

فرزام فریش ہو کر واپس آیا روشین ہنوز اسی پوزیشن میں لیٹی ہوئی تھی۔

فرزام نے فکرمندی سے اسکی طرف بڑھا۔روشین علی الصبح اٹھنے کی عادی تھی۔اس وقت تک سونا اسے فکرمند کر گیا۔

"روشین۔ "

فرزام نے اسے پکارا لیکن اسکی طرف سے ہنوز خاموشی تھی۔

فرزام نے آگے بڑھ کر اسکی پیشانی پر ہاتھ رکھا جو بخار کی شدت سے تپ رہی تھی۔

"روشین۔۔۔روشین۔۔۔ !"

اس نے اسکا گال تھپتھپاتا۔

ایک پل کے لئے روشین نے آنکھ کھول کر اسے دیکھا

فرزام نے موبائل اٹھا کر تیزی سے ڈاکٹر کو کال کی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"فرزام!"

روشین کی پکار پر فرزام نے مڑ کر اسکی طرف دیکھا جو غنودگی میں اسے پکار رہی تھی۔

"روشین! تم نے مجھے بتایا بھی نہیں کتنا تیز بخار ہے تمہے "

فرزام کے فکر مند لہجہ پر روشین نے ایک پل کو نظر اٹھا کر اسکی طرف دیکھا۔فرزام کے چہرے پر اپنے لئے فکرمندی دیکھ کر روشین کے لبوں پر ایک زخمی مسکراہٹ بکھر گئی۔

"روشین۔۔۔روشین۔۔۔ "

فرزام نے دوبارہ اسے پکارا۔

اسکے آنکھیں کھولنے پر بھی نہ بولنے پر فرزام پریشان ہو گیا تھا۔

"میں۔۔۔میں ٹھیک ہوں۔۔۔ "

روشین بمشکل اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے بولی۔

"تم لیٹی رہو۔اٹھنا نہیں ہے۔میں نے ڈاکٹر کو کال کی ہے۔ "

فرزام واپس اسے شانوں سے پکڑ کر لٹاتا ہوا بولا۔

"فرزام معمولی ٹمپریچر ہے۔آپ بلاوجہ پریشان۔۔۔ "

"اپنا چہرہ دیکھو آئینہ میں بخار کی شدت سے سرخ ہو رہا تھا تم بول رہی ہو ٹھیک ہو۔ "

فرزام اسکی بات کاٹ کر خفا لہجہ میں بولا۔

روشین ایک ٹک اسکا چہرہ دیکھنے لگی فرزام کے لہجہ میں خفگی کے پردے میں چھپی ہوئی فکرمندی کو ایک پل میں محسوس کر گئی تھی۔

وہ ایسا ہی تھا ہر پل اسکا خیال رکھتا تھا۔

"فرزام "!

اگلے ہی پل روشین اسکے شانہ سے سر ٹکا کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔

"روشین !اسٹاپ کرائنگ۔وہائی آر یو بی ہیونگ لائک دس۔ "

فرزام اسے شانہ کے حلقہ میں لیتا ہوا بولا۔

"فرزام "!

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|

ہچکیوں کے درمیان روشین نے اسے پکارا۔

"روشین آئیم ہئیر اینڈ آلویز ود یو۔ "

فرزام اسکے لہجہ میں خوف محسوس کر کے اسے تحفظ کا احساس دلانے کے لئے خود سے قریب کرتا ہوا بولا۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡
♡♡♡♡♡♡

عبید ہاؤس میں ڈنر کے وقت معمول کے مطابق سبھی لوگ موجود تھے صرف زالان کے علاوہ۔ صالحہ بیگم نے ایک پل میں اسکی غیر موجودگی کو محسوس کر لیا تھا۔ وہ آج پورے دن سے غائب تھا۔

"نشال! زالان کہاں ہے؟ خدانخواستہ طبیعت خراب تو نہیں۔ "

"بے فکر رہیں آپ آنٹی کوئی طبیعت خراب نہیں ہے۔ جو روگ لگا ہوا ہے کافی ہے۔"

نشال بظاہر مسکرا کر بولی اس کے لہجہ میں چھپی کاٹ کو محسوس کر کے سبھی خاموش ہو گئے۔

"سیف! آپ نے ڈنر کیا۔ "

زین نے ساتھ والی چیئر پر موجود سیف کو دیکھ کر پکارا جو خاموش بیٹھا تھا۔

"نہیں "!

"کیا کھانا ہے سیف نے۔ مجھے بتاؤ میں کھلاؤ نگی۔ "

سارہ نے پیار سے اس سے پوچھا۔

"سارہ اتنا اسپائسی کھانا کھلا کر بچے کو بیمار کرو گی۔ "

نشال تیز لہجہ میں بولی۔

"لیکن بھابھی۔ "

"سارہ تم رہنے دو۔ سیف جو کھاتا ہے نشال خود بنا دیگی "

"یہ ہے عزت اس گھر کی بڑی بہو اور پوتے کی۔اس کے لئے کھانا بھی نہیں بنا سکتا کوئی۔ "

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نشال بد تمیزی سے سعدیہ کی بات کاٹ کر بولی۔

"نشال ! یہ گھر تمہارہ بھی ہے اپنے گھر میں کام کرنے سے کوئی عزت میں کمی نہیں آ جاتی۔ "

صالحہ بیگم نے اسے ٹوکا۔

"لعنت بھیجتی ہوں میں اس گھر پر۔۔ "

نشال بدلحاظی سے بولی۔

"نشال ڈونٹ کراس یور لمٹس۔ "

اسی پل زالان ڈائنگ ہال میں آکر سرد لہجہ میں بولا۔

"اسٹے ودان یور لمٹس مسٹر زالان۔ڈرتی نہیں ہوں میں کسی سے۔ "

نشال نے پلٹ کر تیز لہجہ میں جواب دیا۔

"نشال "!

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books

زالان نے سخت لہجہ میں پکارا۔

"زالان، نشال کھانا پرسکون ماحول میں کھایا جاتا ہے۔اگر ایک دوسرے سے بحث کرنی ہو تو اپنے کمرے میں جاؤ۔ "

صالحہ بیگم غصہ میں بولی انکے لہجہ میں صاف تنبیہ چھپی ہوئی تھی۔

نشال تن فن کرتی ہوئی وہاں سے چلی گئی

"سعدیہ! آنسوں بہانے سے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ہم نے زالان کے لئے بہتر فیصلہ

کرناچاہاتھالیکن اس نے خود اپنی راہ چنی ہے۔ "

صالحہ بیگم کی بات پر سعدیہ نے اپنے آنسوں صاف کر لئے۔اتنے سال بعد انکا بیٹا گھر واپس آیا تھالیکن انکی ساری خوشی پر نشال نے پانی پھیر دیا تھا۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

روشین نے رخ پھیر کر کروٹ بدلی اور آنکھیں کھول دیں۔آنکھیں کھولتے ہی اسکی نظر بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے آنکھیں موندیں بیٹھے ہوئے فرزام پر پڑی تو وہ اٹھ بیٹھی

"روشین۔۔ "

اسی پل فرزام نے آنکھ کھول کر اسے پکارا

"شکر ہے خدا کا۔اب تمہے ٹمپریچر نہیں ہے۔ "

فرزام نے اسکی پیشانی پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

"فرزام آپ ابھی تک جاگ رہے ہیں۔ "

روشین نے ایک نظر وال کلاک پر ڈال کر کہا جو رات کا ایک بجا رہی تھی۔

"یو نو واٹ روشین تم بخار میں آنکھیں بند کئے لیٹی تھیں اس وقت مجھے ایسا فیل ہو رہا تھا کہ تم مجھ سے بہت دور چلی گئی ہو۔ "

فرزام اسکا ہاتھ پکڑ کر جذباتی انداز میں بولا۔

روشین کی نظریں اسکی نظروں سے ملیں اگلے ہی پل روشین نے اپنی نظریں ہٹا لیں فرزام کی آنکھوں میں اسکے لئے بے انتہا محبت تھی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"فرزام! میں ٹھیک ہوں۔ معمولی بخار تھا۔ کل سردی بھی تھی اور میں نے اتنا وقت ساحل سمندر پر گزارا شاید اس وجہ سے بخار آ گیا ہو۔"

روشین اگلے ہی پل اسکے چہرے کی طرف دیکھ کر مسکرا کر بولی۔

فرزام اسکی بات سنکر مسکرا دیا۔ سامنے بیٹھی ہوئی لڑکی اسے بہت عزیز تھی اور وہ اس کے سارے دکھ خود میں سمیٹ لینا چاہتا تھا۔ اسے بے اختیار روشین کا ہچکیاں لیکر اسکے سینے سے لگ کر رونا یاد آگیا۔ فرزام کو اس بات کا اندازہ بخوبی تھا کہ بظاہر ہسنے بولنے

والی اس لڑکی کے دل پر گہرا زخم موجود ہے۔

"کیا سوچ رہے ہیں آپ فرزام؟ "

اسکو خاموش دیکھ کر روشین نے سوال کیا۔

"تمہارہ گفٹ میں نہیں لے سکا۔ "

"اٹس اوکے فرزام! آپ بعد میں بھی دے سکتے ہیں۔ ویسے بھی تحفہ کی نیت اور خلوص دیکھا جاتا ہے قیمت نہیں آپ جو کچھ بھی مجھے دیں گے میرے لئے قیمتی ہو گا۔"

روشین اسکے شانہ پر اپنا سر ٹکاتی ہوئی بولی

"آر یو شیور؟ میرا تحفہ تمہارے لئے اہمیت کا حامل ہو گا۔ "

فرزام نے اپنے شانہ پر رکھے ہوئے اس کے سر کو بغور دیکھتے ہوئے پوچھا

"آف کورس فرزام "!

روشین اپنا سر اٹھا کر اسکی آنکھوں میں دیکھتی ہوئی بولی۔

"کلوز یور آئیز "

فرزام کے کہنے پر روشین نے اگلے پل اپنی پلکوں کی جھالر گرا۔

فرزام بغور اس کے چہرے کی طرف بغور دیکھ رہا تھا۔چمکتا ہوا گلابی رنگ ،سیاہ ریشمی بال اسکے شانوں پر بکھرے ہوئے تھے۔کچھ لٹیں اس کے چہرے کے ارد گرد اسکے چہرے کو خوبصورت بنا رہے تھے۔ستوں ناک ،گلابی لب کے دائیں طرف ننھا سا کالا تل اسکے چہرے کی خوبصورتی کو اور بڑھا رہا تھا۔

"فرزام۔۔ "

روشین نے بند آنکھوں سے اسے پکارا۔

فرزام کو لگ رہا تھا اسکے چہرے کے نقوش اسے اپنی طرف کھینچ رہے ہوں بے اختیار اسکا دل چہرے کی نرماہٹ کو محسوس کرنے کے لئے مچلنے لگا۔اگلے ہی پل بے اختیار ہو کر فرزام نے چند پل کے لئے اپنے لب روشین کی بند آنکھوں پر رکھ دئے لیکن فوراً ہی اپنی بے اختیاری پر بند باندھتا فرزام وہاں سے اٹھ کر گلاس وال کے باہر دیکھنے لگا۔

لمس پر روشین نے آنکھیں کھول کر دیکھا۔آج پہلی بار اس نے فرزام کے لمس کو محسوس کیا تھا۔اس کے لمس میں محبت ،مان اور اعتماد تھا۔روشین نے اپنے ہاتھ کے

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پوروں سے اپنی آنکھ کو چھو کر دیکھا۔وہ فرزام کے لمس کو اور محسوس کرنا چاہتی تھی۔
روشین کے لب بے اختیار مسکرانے لگے۔

فرزام نے ایک نظر روشین کے مسکراتے چہرے پر ڈالی شادی کے بعد کے ڈیڑھ سال کے عرصے میں پہلی بات فرزام نے روشین کی آنکھوں کو اسکی مسکراہٹ کا ساتھ دیتے دیکھا تھا۔فرزام کے لب بھی مسکرانے لگے۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡
♡♡♡♡♡♡

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

فرزام نے لیپ ٹاپ پر سے نظر ہٹا کر روشین کو دیکھا پر سکون نیند سو رہی تھی۔اس وقت رات کا بارہ بجے کا وقت تھا۔فرزام ایک ضروری میل کر رہا تھا اس کے بعد اسے بھی سونا تھا آج کا دن بہت تھکا دینے والا تھا آج آفس میں بہت مصروف رہا تھا ساتھ ہی روشین کے لئے متفکر تھا۔

روشین کی آواز پر فرزام نے نظر اٹھا کر اسکو دیکھا اسے محسوس ہوا تھا کہ روشین نے اسے پکارا ہو لیکن روشین پر سکون نیند سو رہی تھی۔ایک مطمئن نظر اس پر ڈال کر

فرزام دوبارہ کام میں مصروف ہوگیا۔کام ختم کرنے کے بعد فرزام نے لیپ ٹاپ شٹ ڈاؤن کرکے سائیڈ ٹیبل پر رکھا اور ایک سگرٹ نکال کر بیڈ سے ہٹ کر صوفہ پر آکر بیٹھ گیا۔وہ کچھ دیر کے لئے ذہن کو ہر سوچ سے آزاد کردینا چاہتا تھا۔صوفہ کی بیک سے سر ٹکا کر اس نے آنکھیں موند لیں لیکن آنکھیں بند کرتے ہی اس کے ذہن میں زالان کا سراپہ ابھر آیا۔

"دونوں کے درمیان کچھ نہ کچھ تو ضرور ہے؟ "

فرزام نے خود کلامی کی۔

آج لنچ کے لئے وہ گھر آیا تھا اس نے زالان کو جاتے دیکھا تھا۔گھر آکر اس نے ملازمہ سے پوچھا کوئی آیا تھا اس نے یہی جواب دیا تھا کہ زالان آیا تھا۔فرزام ٹیبل سیٹ کرنے کا بول کر بیڈ روم میں آگیا۔اس نے روشین کو پکارا وہ اسے کہیں نظر نہیں آرہی تھی۔ فرزام نے ڈریسنگ روم میں جھانک کر دیکھا روشین اپنی نم آنکھیں صاف کر رہی تھی۔اس کے پکارنے پر وہ جلدی سے مسکرا کر باہر نکل آئی۔اسکی سرخ آنکھیں اسکی گریہ درازی کی گواہ تھیں۔فرزام کے پوچھنے پر روشین نے کہا تھا کہ اسکی آنکھ میں کچھ چلا گیا تھا۔۔

لنچ کرتے وقت فرزام نے اسے نوٹ کیا تھا کہ وہ بہت خاموش تھی اسکے چہرے سے اداسی صاف نظر آ رہی تھی۔

سلگتی ہوئی سگرٹ نے جب اس کے پورے کو چھوا فرزام نے جلدی سے اسے مسل ڈالا۔

اسی پل روشین کی چیخ پر وہ بیڈ کی طرف لپکا۔

"روشین۔۔۔روشین۔۔ !"

فرزام نے اسے پکارا

روشین ہراساں نظروں سے چاروں طرف دیکھ رہی تھی اسکی آنکھوں میں خوف کی پرچھائیاں تھیں۔

"آر یو اوکے ؟ "

فرزام نے اسکا کانپتا ہوا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیکر پوچھا۔

"فرزام۔"

روشین نے سہمی سہمی آواز میں اسے پکارا۔

"روشین! از ایوری تھنگ آلرائٹ؟ "

فرزام نے پریشانی سے اسے دیکھا اسکا وجود تھر تھر کانپ رہا تھا اور دسمبر کے مہنیہ میں اسکی پیشانی پر پسینے کی بوندیں چمک رہی تھیں۔

"روشین ٹیل می! وہاٹ ہیپنڈ؟ "

فرزام نے اسکی نم پیشانی صاف کرتے ہوئے پیار سے پوچھا۔

روشین نے نظر اٹھا کر فرزام کی جانب دیکھا اسکی چہرے پر روشین کے لئے فکر مندی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"روشین! کوئی برا خواب دیکھا۔؟ "

فرزام نے اسے شانوں سے پکڑتے ہوئے پوچھا اس وقت اس کے چہرے پر خوف کے آثار دیکھ کر وہ پریشان ہو گیا۔

"فرزام! مجھے ڈر لگ رہا ہے "

روشین کے حلق سے سہمی ہوئی آواز نکلی۔

"روشین ڈونٹ وری! آئیم ہئیر۔ "

فرزام نے اسکے چہرے پر بکھرے بال سنوارتے ہوئے اسے تسلی دی۔

"فرزام پلیز مجھے چھوڑ کر مت جائیگا۔ "

روشین آنسوں بھری آنکھیں اٹھا کر بولی۔

اسکے لہجہ میں انجانا خوف بکھرا ہوا تھا

"روشین میری جان! ڈرو مت آئیم ود یو۔ "

اگلے ہی پل فرزام نے اسکے کانپتے وجود کو اپنے مضبوط باہوں کی پناہ میں لے لیا

"فرزام میں نے خواب میں دیکھا آپ مجھ سے دور چلے گئے میں آپکو پکار رہی ہوں

لیکن آپ میرے پاس نہیں ہیں۔ "

روشین اسکے سینے سے لگی روتے ہوئے بولی۔

"روشین! لک اٹ می۔ "

فرزام نے دونوں ہاتھوں سے اسکا نم چہرہ صاف کیا۔

"اٹس جسٹ اے نائٹ میر اینڈ نتھنگ مچ۔ آئیم ود یو اینڈ ول آلویز بی۔"

"ہمم۔۔ "!

روشین نے اپنا سر اثبات میں ہلایا۔

"فارگیٹ اٹ۔ "

فرزام اسے اپنے بازوؤں کے حلقہ میں لیتا ہوا بولا۔

"فرزام آپ جائیں گے نہیں تنہا چھوڑ کر۔"

روشین اسکے سینے سے لگی خوفزدہ آواز میں بولی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Poetry|Interviews

"روشین! آئیم ٹیلنگ یو فارگیٹ اٹ۔ آئیم ود یو۔"

فرزام اسے خود سے قریب کرتا ہوا بولا۔ روشین کے چہرے پر اس وقت خوف دیکھ کر اسکا دل دکھ گیا تھا۔ وہ اس گتھی کو سلجھانے سے قاصر تھا کہ روشین اتنی خوفزدہ کیوں ہے؟ "

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡
♡♡♡♡♡♡

دن کا بارہ بجے کا وقت تھا۔ گزشتہ دنوں کے مقابلے میں آج ٹھنڈ زیادہ تھی۔ سورج بادلوں کی اوٹ میں چھپا ہوا تھا۔ سورج کی ایک کرن نے ابھی تک زمین کو نہیں چھوا تھا۔ چاروں طرف کہر چھائی ہونے کے وجہ سے سخت سردی تھی۔

"اسلام وعلیکم دادو "!

زالان نے کمرے میں آکر بلینکٹ میں لیٹی ہوئی صالحہ بیگم کو پکارا۔

"زالان بیٹھو "!

سلام کا جواب دیکر صالحہ بیگم نے اسے اپنے پاس بٹھایا۔ سب سے بڑا پوتا ہونے کی وجہ سے زالان انہیں بے حد عزیز تھا۔

"دادو! میں کل کے لئے معزرت خواہ ہوں۔ "

کچھ پل کے توقف کے بعد زالان شرمندہ لہجہ میں بولا۔

"تم ناحق شرمندہ ہوتے ہو۔ رات گئی بات گئی اب یہ دل ہر بات کا عادی ہو گیا ہے۔ "

صالحہ ایک سرد آہ بھر کر بولیں

"دادو آپ خفا ہیں مجھ سے ؟ "

زالان کے سوال پر صالحہ بیگم نے آنکھ اٹھا کر دیکھا زالان کی آنکھوں میں شرمندگی اور ندامت تھی۔

"نہیں "!

انہوں نے نفی میں سر ہلا یا۔

"دادو! روشی یہاں نہیں آتی ہے۔کیا آپ لوگ اس سے خفا ہیں ؟ "

زالان کے سوال پر صالحہ بیگم کے چہرے پر کرب کے آثار پھیل گئے۔

"ہم نہیں جانتے ہیں کہ غلطی کسکی ہے لیکن میں اس سے خفا نہیں ہوں لیکن وہ اب میری محبتوں کی حقدار نہیں ہے۔ "

صالحہ بیگم بے تاثر لہجہ میں بولیں۔

"دادو! روشی بہت سادہ اور بھولی ہے۔جو کچھ بھی ہوا۔۔۔ "

"گزری باتیں دہرانے کا کوئی فائدہ نہیں ہم اس وقت کو اپنی زندگی سے نکالنا چاہتے ہیں کیونکہ وہ بہت برا وقت تھا ہم سے ہماری بہت قیمتی چیزیں لے گیا جو دوبارہ حاصل

نہیں ہوتیں۔۔ "

"دادو! ایسا نہیں۔۔ "

زالان نے انکی بات بیچ میں روکی

"ایسا ہی ہے زالان اقرار اس دن ہمارا مان، عزت، اعتبار سب کچھ ریزہ ریزہ ہو گیا تھا۔ "

صالحہ بیگم کی آنکھوں میں گزرے وقت کی پرچھائیاں تھیں۔

"دادو! میں آپ سے کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ "

زالان نے ہمت متجمع کرتے ہوئے کہا

"ہمم! کہو کیا بات ہے۔؟ "

صالحہ بیگم نے پرانی یادوں کو پرے جھٹکتے ہوئے کہا

"زالان۔۔۔زالان۔۔وہئیر آر یو؟ "

اسی پل نشال اسے پکارتی ہوئی وہاں آ گئی۔

اسکے آنے سے بات ادھوری رہ گئی

"وی گو آؤٹ فار کافی۔"

نشال اپنی پرس جھلاتی ہوئی بولی

"نشال ! میں ضروری بات کر رہا ہوں۔کافی تمہے گھر میں بھی مل سکتی ہے "

زالان کا جواب سنکر نشال کے چہرے کے زاویہ بدلنے لگے

"زالان ! آئیم سے انگ سم تھنگ فرام یو۔؟ "

نشال نے بمشکل ضبط کرتے ہوئے کہا۔

"زالان تم جاؤ ! میں بھی آرام کرنا چاہتی ہوں۔ "

صالحہ بیگم ایک نظر نشال کے چہرے پر ڈالتی ہوئی بولیں۔

نشال نے فاتحانہ مسکراہٹ کے ساتھ اسے دیکھا۔زالان صالحہ بیگم کے کہنے پر مجبوراً اٹھ کھڑا ہوا۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡
♡♡♡♡♡♡

"روشین نے ایک نظر آئینہ میں پڑتے ہوئے اپنے عکس کو دیکھا۔اسکا بخار اب ختم ہو چکا تھا۔آج وہ خود کو کافی بہتر محسوس کر رہی تھی۔فرزام نے اسکا بہت خیال رکھا تھا۔ روشین کی زندگی میں جب سے اس نے قدم رکھا تھا ہر پل اسے خوشی دینے کی کوشش کی تھی اور اسکے سارے دکھ سمیٹنا چاہے تھے۔لیکن روشین کے دل پر لگے ہوئے زخم بہت گہرے تھے۔ان زخموں کو کریدنے کا سوچ کر ہی روشین خوفزدہ ہو جاتی تھی۔ فرزام بے حد اچھا تھا اور وہ اسے کوئی دکھ دینا نہیں چاہتی تھی۔اسے اس بات کا علم تھا کہ جیسے ہی اسکا ماضی فرزام پر عیاں ہو گا تو فرزام کی ساری محبت پانی کے بلبلے کی مانند ختم ہو جائیگی۔روشین نے بارہا فرزام کو اپنے ماضی سے آگاہ کرنے کا سوچا تھا لیکن اسکی ہمت نہیں ہوتی تھی۔حقیقت بھی یہی تھی کہ اس دنیا میں اسکا فرزام سے زیادہ مخلص اور محبت کرنے والا کوئی نہیں تھا۔

"بی بی جی!کوئی ملنے آیا ہے آپ سے۔ "

ملازمہ کے پکارنے پر وہ سوچوں سے باہر نکل آئی

"مجھ سے کون ملنے آیا ہے؟۔ "

روشین نے دل ہی دل میں خود کلامی کی۔

"میں نے ڈرائنگ روم میں بٹھادیا۔ "

"تم جاؤ! آتی ہوں۔ "

ملازمہ کو جواب دیکر روشین نے ایک طائرانہ نظر اپنے سراپہ پر ڈالی اور ڈرائنگ روم کی طرف بڑھ گئی۔

ڈرائنگ میں داخل ہوتے ہی اسے محسوس ہوا کے اسکے سر پر چھت ٹوٹ پڑی ہو ڈرائنگ میں زالان موجود تھا۔

"روشین "

زالان اسکو دیکھ کر مسکرا کر آگے بڑھا۔

"کیوں آئے ہو تم یہاں؟ "

روشین کے ہونٹ سے سر سراتی ہوئی آواز نکلی ساتھ ہی اسے اس بات کا بھی خوف تھا کہ فرزام وہاں نہ آجائے۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"روشین! اس طرح کیوں بی ہیو کر رہی ہو ہم اجنبی تو نہیں۔مانتا ہوں میں کہ مجھ سے ماضی میں کچھ غلطیاں۔۔۔۔ "

"غلطیاں " !

روشین اسکی بات کا ٹکرا ایک دم چیخی لیکن خفیف ہو گئی۔

"وہ غلطیاں نہیں تھیں زالان اقرار تم ایک لڑکی کی عزت کا تماشہ سر بازار لگایا تھا اور عورت کی عزت سے قیمتی کچھ نہیں ہوتا۔ "

روشین کے لہجہ میں گزرے ہوئے وقت کا درد بول رہا تھا۔

"روشین! میں پشیماں ہوں۔ "

ایک پل کے توقف کے بعد زالان دھیرے سے دو قدم آگے بڑھ کر بولا۔۔

"تمہاری آنکھوں میں آج بھی وہی مکاری، عیاری نظر آرہی ہے۔تمہاری آنکھوں میں ندامت نہیں ہے زالان اقرار وقت نے مجھے بہت کچھ سکھادیا ہے۔ "

روشین ایک تلخ ہنسی ہنس کر بولی۔

"میں جانتا ہوں روشین میرا گناہ ناقابل معافی ہے۔میں اپنے گناہ کا کفارہ ادا کرنا چاہتا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہوں۔روشین میں وہ سب خوشیاں دینا چاہتا ہوں جسکی تم حقدار ہو۔روشین تم سے بے پناہ محبت کرتا ہوں میں۔۔۔ "

"زالان اقرار خاموش ہو جاؤ! خدارا میری عزت کا اور تماشہ مت بتاؤ۔ "

اسکے زبان سے ادا ہوئے الفاظ سنکر روشین ضبط کے باوجود چلا اٹھی۔

"روشین تم یہاں خوش نہیں ہو میں جانتا ہوں فرزام تمارے قابل نہیں میں تمھے ہر وہ خوشی دونگا جسکی تم حقدار ہو۔میں اپنی محبت سے تمھے سیراب کر دونگا۔تم میری محبت پر نازاں ہو گی روشین۔یقین کرو میں صرف تمہارہ ہو کر رہونگا۔چھوڑ دو فرزام کو۔ "

"نکل جاؤ زالان اقرار! ابھی اور اسی وقت نکل جاؤ میرے گھر سے دوبارہ قدم مت رکھنا۔کتنے گھٹیا اور ذلیل انسان ہو تم۔میرے لئے قابل نفرت ہو تم زالان اقرار میرے لئے قابل نفرت۔نکل جاؤ۔۔ "

روشین ضبط کرتے کرتے چلا اٹھی اور تیزی سے بھاگی ہوئی اپنے بیڈروم میں آکر گر گئی اسکی آنکھوں سے اشک بہہ رہے تھے.اسے محسوس ہو رہا تھا کہ اسکی زندگی میں

بھیانک طوفان آنے والا ہے۔اسکا سب کچھ تباہ ہو جائیگا اور وہ پہلے کی طرح پھر تہی داماں رہ جائیگی۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

"صبح کا وقت تھا۔روشین لان میں چہل قدمی کر رہی تھی ساتھ ہی وہ پر اشتیاق نظروں سے لان میں لگے پودوں کو دیکھ رہی تھی۔کھلے پھولوں کو دیکھ کر اس کے چہرے سے یوں محسوس ہوتا تھا مانو پھولوں کھلنے سے اسے ہفت اقلیم کی دولت مل گئی ہو۔وہ ایسی ہی تھی اسے پھولوں،کتابوں اور سمندر سے عشق تھا۔اسکی چھوٹی سی اپنی ایک الگ دنیا تھی اور وہ اپنی اس دنیا میں بے حد خوش رہتی تھی۔زمانہ کی سختیاں اس نے کبھی بھی نہیں جھیلیں تھیں۔اس وقت اسکی آنکھوں میں بچوں جیسی چمک تھی۔خوشی اسکے ایک ایک عضو سے عیاں تھی۔

"ہائے ڈیئر روشین "!

"ہائے صائمہ آپی۔روشین اپنی سوچوں سے باہر نکلتی ہوئی بولی۔

"کن سوچوں میں گم تھیں؟"

صائمہ نے اسے بغور دیکھتے ہوئے پوچھا۔کافی دنوں سے وہ روشین کے برتاؤ میں بدلاؤ محسوس کر رہی تھی۔خاموش طبع تو پہلے بھی تھی لیکن آجکل اپنے کمرے میں سارا دن بند جانے کیا کرتی رہتی تھی۔

"نہ۔۔نہیں تو آپی۔"

روشین جلدی سے بولی۔اسکے چہرے پر ایک رنگ آ اور جا رہا تھا۔

"روشین! مجھے بتاؤ گی نہیں کیا پرابلم ہے؟"

صائمہ نے اس سے پیار سے پوچھا۔

"ڈیئر صائمہ! کبھی ہم سے بھی اسی طرح محبت سے بات کر لیا کرو۔"

اسی پل وہاں زالان آتا ہوا بولا۔

زالان کو دیکھ کر روشین کے چہرے پر عجب رنگ بکھر گئے جو صائمہ کی نگاہوں سے مخفی نہ رہ سکے جبکہ روشین نے جلد ہی اپنے چہرے کے تاثرات پر قابو پا لیا تھا۔

"زالان اقرار! کبھی تمہارے پاس گھر اور گھر والوں کے پاس ٹائم رہتا ہے۔ "

صائمہ اسکی طرف مڑ کر طنزیہ لہجہ میں بولی۔

"کم آن ڈئیر "!

زالان صائمہ کا ہاتھ پکڑتا ہوا بولا۔

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔
ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔
(Neramag@gmail.com)
انشاﷲ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔
شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

"آپی میں جا رہی ہوں۔ "

روشین جلدی سے کہکر وہاں سے چلی گئی۔

اسے پتا ہی نہیں چلا تھا کہ کب زالان اقرار اس کے دل میں براجمان ہو گیا تھا۔وہ اس بات سے بخوبی آگاہ تھی کہ صائمہ اور زالان کا رشتہ بچپن سے طے تھا۔اس گھر میں ویسے بھی ان ماں بیٹی کی کوئی خاص اہمیت نہیں تھی۔کیونکہ اس کے باپ نے اپنی پسند سے شادی کی تھی۔جب روشین محض دس سال کی تھی اس وقت اس کے والد ایک روڈ ایکسیڈنٹ میں انتقال کر گئے تھے۔صائمہ اور اسکی فیملی ہی ایسی تھی جو روشین کو اپنا سمجھتی تھی۔صائمہ کو روشین بے حد عزیز تھی۔

"لیو مائی ہینڈ؟"

صائمہ غصہ سے اپنا ہاتھ چھڑاتی ہوئی بولی۔

"اتنا غصہ! آخر کب تک چھوٹی سی بات پر ناراض رہو گی؟"

زالان اسکا ہاتھ چھوڑتا ہوا بولا۔

"چھوٹی سی بات! زالان اقرار وہ تمہارے لئے چھوٹی سی بات ہے۔ "

صائمہ تیز لہجہ میں بولی۔

"تم بلاوجہ شک کر رہی ہو صائمہ۔ میرا تمہاری فرینڈ کے ساتھ کوئی افئیر نہیں ہے۔ انفیکٹ اس نے خود مجھے کالز اور میسجز۔۔۔۔"

"اسٹاپ اٹ زالان! جھوٹ بولنا بند کرو۔ میری دوست نے مجھے سب بتادیا ہے۔ "

"کوئی میرے بارے میں کچھ بھی کہیگا اور تم یقین کرلو گی۔ "

"وہ کوئی نہیں میری بچپن کی دوست ہے اور میں نے خود اسکے ساتھ تمہے ریسٹورینٹ میں دیکھا ہے۔"

صائمہ اپنی بات پر جمی ہوئی تھی۔

"روشین! وہ بھی تو میری فرینڈ ہے کزن ہونے کے ناطے تم اسکو لیکر بھی مجھ پر شک کروگی۔ میں اس سے ہنستا بولتا ہوں۔ تم سمجھو گی کہ میرا اس سے افئیر ہے اور میں تمہے دھوکا دے رہا ہوں۔ "

زالان بھی تیز لہجہ میں بولا۔

"جسٹ شٹ اپ زالان! اپنے اس گھناؤنے کھیل میں اس بھولی لڑکی کو شامل مت کرو۔ وہ تو تمہارہ فطرت تک نہیں سمجھتی کہ تم حقیقت میں ہو کیا؟ "

"تم اس روشین کے لئے میری انسلٹ کر رہی ہو میری؟ "

زالان غصہ سے سرخ لہجہ میں بولا۔

"زالان! روشین کو بیچ میں مت گھسیٹو۔ وہ مجھے اپنی چھوٹی بہنوں کی طرح عزیز ہے۔ "

صائمہ اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولی اور اگلے ہی پل وہاں سے چلی گئی۔

"روشین بی بی! اب تمہاری وجہ سے صائمہ میری انسلٹ کر کے گئی ہے جبکہ وہ میری نظر التفات کی منتظر رہتی تھی۔ "

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زالان نے تیز لہجہ میں خود کلامی کی اور خود بھی اندر کی طرف بڑھ گیا۔ اسے سونا تھا۔ کل اسکے دوست کی برات تھی وہ وہاں سے واپس آیا تھا ورنہ صبح کے اس وقت وہ بے خبر سو رہا ہوتا تھا۔ لیٹ نائٹ دوستوں کے ساتھ ہینگ آؤٹ کرنا صبح دیر تک سونا زالان اقرار کی روٹین کا حصہ تھا۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

روشین کچن میں کھڑی چائے بنا رہی تھی بظاہر تو اسکی نظریں چائے پر مرکوز تھیں لیکن حقیقت اسکے برعکس تھی۔اسکا ذہن زالان میں اٹکا ہوا تھا۔دوستی تو ان دونوں میں پہلے بھی تھی لیکن گزشتہ کچھ دنوں سے زالان کا رویہ اسکے ساتھ بدلا ہوا تھا۔زالان اس سے بہت ہی والہانہ انداز میں بات کرنے لگا تھا۔زالان کے اس رویہ نے اسے الجھن میں مبتلا کر دیا تھا۔اسے اچھی طرح اس بات کا علم تھا کہ زالان کبھی بھی اسکا نہیں ہو سکتا۔صائمہ اسکی دوست تھی بہنوں جیسی۔صائمہ نے اسے ہمیشہ بہنوں والا پیار اور مان دیا تھا۔وہ کبھی بھی اپنی بہن کے راہ میں کانٹے نہیں بو سکتی تھی۔

"روشین! ذہن کہاں ہے تمہارہ؟ "

سعدیہ نے گیس بند کرتے ہوئے کہا۔

"سوری تائی امی! میں۔۔۔ "

"اس طرح کام نہیں ہوتے کچن میں۔اپنا دماغ قابو میں رکھا کرو۔اگر میں نہ آتی تو یہ صاحبہ سوچوں میں گم کھڑی رہتیں۔ "

سعدیہ کی بات پر روشین نے خاموشی سے سر جھکا دیا۔

"روشین! کب عقل آئیگی تمہے؟ بیٹا کچن میں ایسے کام نہیں کیا جاتا۔؟ "

ثمینہ نے اسے سمجھایا۔

"سوری امی "!

روشین سر جھکا کر بولی۔

"اسے کام دھندا سکھاؤ کچھ۔ شادی نہیں کرنا۔ ساری عمر گھر بٹھائے رکھنے کا ارادہ ہے۔"

سعدیہ تائی کی بات پر روشین کو یوں محسوس ہوا کہ اسکا سانس سینے میں اٹک رہا ہو۔ وہ خاموشی کے ساتھ اپنے کمرے میں آگئی۔ اور بیڈ پر بیٹھ گئی۔

یکایک اسکی نظر صوفہ پر بیٹھی ہوئی صائمہ پر پڑی تو ایک پل میں اسکے چہرے کا رنگ فق ہو گیا۔ اسکی ڈائری صائمہ کے ہاتھ میں تھی۔

"آپی! آپ کب آئیں؟ "

روشین نے تھوک نگل کر خشک حلق کو تر کرتے ہوئے کہا۔

"روشین ! کم ہئیر "

صائمہ کے بلانے پر وہ مرے مرے قدموں کے ساتھ اسکے پاس صوفہ پر بیٹھ گئی۔

"کیا زاالان کو اس بارے میں علم ہے؟ "

صائمہ کے پوچھنے پر اس نے نفی میں سر ہلا دیا

"آئیم سوری آپی۔ "

وہ سر جھکا کر بولی۔اسکی آنکھیں آنسوؤں سے لبریز تھیں۔

"روشین ! میں نہیں جانتی کہ تم اس راہ میں کتنی دور تک نکل آئی ہو لیکن میں تمہے ایک بات سمجھا رہی ہوں مجھے غلط مت سمجھنا۔"

صائمہ اسکا آنسوں سے تر چہرہ اوپر اٹھاتی ہوئی بولی۔

"آپی ! میں جانتی ہوں کہ ایسا ممکن نہیں ہے،دل پر کسی کا اختیار نہیں لیکن میں آپکی راہ میں کبھی بھی نہیں آؤنگی۔ "

روشین روتے ہوئے بولی

"روشین! رونا بند کرو۔ "

صائمہ نے اسکا آنسوؤں سے تر چہرہ صاف کرتے ہوئے پیار سے کہا۔

"میں جانتی ہوں تم آجکل کی لڑکیوں سے بہت مختلف ہو بلکہ حقیقت یہ ہے کہ تمھے اس بات کا علم ہی نہیں کہ زمانہ کتنا ظالم ہے۔بظاہر تو خوابوں کی دنیا بہت حسین ہوتی ہے لیکن حقیقت بہت کڑوی۔اس لئے بہادر بنو۔کسی کو بھی اپنے اوپر انگلی اٹھانے کا موقعہ مت دو۔زالان کو بھی نہیں کیونکہ وہ ایک مرد ہے۔زالان کو اگر میں تمہارے لئے مناسب سمجھتی میں خود تمہاری راہ سے ہٹ جاتی۔ "

"آپی نہیں! میں ایسا کبھی نہیں چاہتی۔بلکہ اس بات کا علم کسی کو بھی نہیں ہے۔"

روشین جلدی سے بولی۔

"اس بات کا علم کسی کو بھی نہیں ہونا چاہئے کیونکہ عورت کی عزت آبگینہ کی مانند نازک ہوتی ہے۔محبت کے اس کھیل میں شریک برابر کے ہوتے ہیں لیکن ذلت ہمیشہ عورت کے حصہ میں آتی ہے۔ "

صائمہ کی بات پر اس نے سر اثبات میں ہلایا۔

"روشی تم بہت پیاری ہو۔زالان جیسا شخص تمہے ڈزرو نہیں کرتا۔بھول جاؤ اسے۔

"

صائمہ کی بات پر اس نے خاموشی سے نظریں جھکا دیں۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

فرزام نے لاؤنج میں قدم رکھا وہاں سناٹا دیکھ کر وہ چونک گیا۔روشین اسے روزانہ لاؤنج میں موجود ملتی تھی لیکن اس وقت وہ کہیں بھی نظر نہیں آرہی تھی۔

"صاحب پانی۔ "

ملازمہ نے ٹرے اسکی طرف بڑھائی۔

"روشین کہاں ہے؟ "

فرزام نے ٹرے سے گلاس اٹھاتے ہوئے دریافت کیا

"روشین بی بی اپنے کمرے میں ہیں۔دوپہر سے انہوں کچھ کھایا بھی نہیں اور نہ ہی

باہر نکلی ہیں اپنے کمرے سے۔ "

"وہاٹ ؟ "

ملازمہ کی بات سنکر وہ ایکدم پریشان ہو گیا اور تیزی سے بیڈروم کی طرف بھاگا۔

"روشین بیڈ پر بلینکٹ میں چھپی ہوئی سو رہی تھی۔ "

فرزام نے اسے سوتے دیکھ کر سکون کا سانس لیا اور اس کے نزدیک بیٹھ کر اسکا چہرہ بغور دیکھنے لگا۔

اسکے ہونٹ پر پپڑی جمی ہوئی تھی، چہرے پر آنسوؤں کے نشان واضع تھے۔روشین کی یہ حالت دیکھ کر اسکا دل دکھ گیا۔

ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ روشین روتے روتے سو گئی ہو۔

فرزام نے انگلی اسکے رخسار پر پھیری۔رخسار پر آنسوؤں کے نشان اس بات کے گواہ تھے کہ انہیں بے دردی سے بہایا گیا تھا۔

اسکے ہاتھ کے لمس پر روشین نے آنکھیں کھول دیں ایکدم خوفزدہ ہو کر اٹھ بیٹھی اور وحشت زدہ نگاہوں سے اسکی طرف دیکھنے لگی۔

"روشین آریواو کے؟ "

فرزام نے اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے پیار سے پوچھا۔

روشین نے خوفزدہ نگاہوں سے اسکی طرف دیکھا اس نے سوتے میں خواب دیکھا تھا کہ زالان اس کے قریب ہے وہ اسے فرزام سے چھیننا چاہتا ہے۔

"فرزام "

روشین کی زبان سے سرسراتی ہوئی آواز نکلی۔

"تم روزانہ میرے آنے سے پہلے لاؤنج میں موجود ہوتی تھیں۔آج تم سو رہی ہو سب خیریت ہے نہ؟"

فرزام نے پیار سے اسکے بکھرے ہوئے بال سنوارتے ہوئے پوچھا۔

"سر۔۔۔سر میں درد ہو رہا تھا۔میں سو گئی۔ "

روشین نظریں جھکا کر دھیمے لہجہ میں بولی۔

"ملازمہ نے بتایا تم نے لنچ بھی نہیں کیا۔ "

"میں آپکے ساتھ ڈنر کرونگی۔ "

"جلدی سے اٹھو۔ہری اپ! پھر ہم باہر چلتے ہیں۔تمہارہ موڈ فریش ہو جائیگا۔ "

فرزام نے بغور اسے دیکھ کر کہا۔

"فرزام! ہم پھر باہر چلیں گے۔میں ابھی سونا چاہتی ہوں۔ "

روشین دھیمے سے بولی۔اسے ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ زالان کسی پل آئیگا اور اسے فرزام سے چھین لے جائیگا۔

"اوکے! سو جاؤ تم۔ہم پھر چلیں گے۔ "

فرزام مسکرا کر تکیہ سہی کر کے اسے شانوں سے پکڑ کر لٹاتا ہوا بولا۔

"فرزام " !

اسکے واپس پلٹنے پر روشین نے اسے پکارا۔

"اپ جائیں گے تو نہیں۔مجھے اکیلے گھر میں خوف آتا ہے۔ "

روشین نم لہجہ میں بولی۔

فرزام نے الجھی ہوئی نگاہوں سے اسے دیکھا۔اس کے لہجہ میں خوف کا عنصر نمایاں تھا۔

"ڈونٹ وری روشین! میں تمہارے پاس ہوں۔تم سو جاؤ۔ "

فرزام اسکے نزدیک بیٹھ کر مسکرا کر بولا۔

روشین نے ایک پل کے لئے اسکی آنکھوں میں مسکرا کر دیکھا اور فرزام کی طرف کروٹ بدل کر لیٹ کر آنکھیں موند گئی۔

فرزام نے ایک نظر اسکے چہرے پر ڈالی اس کے چہرے پر چھایا ہوا خوف آہستہ آہستہ کم ہونے لگا تھا۔

فرزام بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر اسکے نزدیک بیٹھ گیا اور اسکے ریشمی بالوں میں اپنی انگلیاں پھنسا دیں۔فرزام کی نگاہیں اسکے چہرے پر جمی ہوئی تھی۔روشین کی چہرے پر خود کو موجود پا کر پھیلتا ہوا اطمینان فرزام کے دل کی کلی کھلا گیا۔اسکی انگلیاں مسلسل روشین کے بالوں میں گردش کر رہی تھیں اور چند پل میں ہی روشین غافل ہو گئی تھی

۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سوچوں سے باہر نکل کر فرزام نے ایک نظر روشین کے چہرے پر ڈالی وہ پر سکون نیند سو رہی تھی۔ فرزام اس پر ایک مطمئن نظر ڈال کر اپنا موبائل اٹھا کر ٹیرس پر آگیا۔

"صائمہ میرا سوال آج بھی آپ سے وہی ہے۔ مختلف نہیں ہے۔ "

سلام دعا کے بعد فرزام نے اپنا سوال دہرایا جو وہ صائمہ سے کرتا آرہا تھا۔

"فرزام بھائی پلیز! جو وقت گزر چکا ہے۔ وہ لوٹ کر نہیں آتا۔ آپ بھی ماضی کی راکھ کو مت کریدیں۔"

صائمہ کے لہجہ میں گزارش تھی۔

"پلیز صائمہ بھابھی ! میں جانتا ہوں کہ زالان اقرار اور روشین کا کچھ نہ کچھ تعلق ضرور ہے جو ہر پل روشین کو ہراساں رکھتا ہے۔ "

"فرزام بھائی! اپنی بہن کے راز میرے پاس امانت ہے میں عیاں نہیں کر سکتی میں جانتی ہوں کہ آپکی محبت اسکے لئے بے انتہا ہے۔ سچی محبت کرتے ہیں آپ۔ میں آپکے اطمینان کے لئے اتنا بتا دے رہی ہوں کہ لفظوں کے پھیر میں مت آئیگا کہ روشین پر لگا ہوا ہر الزام جھوٹ ہے۔ روشین کبھی بھی اس اعتماد کو نہیں توڑیگی جو اعتماد آپ اس

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پر کرتے ہیں۔ "

صائمہ کی بات پر وہ خاموش ہو گیا۔

"فرزام بھائی! روشین ٹھیک ہے نہ۔ "

اسکی خاموشی سے خوفزدہ ہو کر صائمہ نے روشین کے متعلق پوچھا۔

"بے فکر رہیں صائمہ بھابھی ! جب تک روشین میرے پاس ہے اسکا کوئی بھی کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔اسکی بربادی کے خواہش لوگوں کو پہلے مجھ سے ٹکرانا ہو گا۔ "

فرزام پر اعتماد لہجہ میں بولا اسکے لہجہ میں سچائی صاف نظر آرہی تھی۔

اس نے کال کٹ کر کے موبائل پر سے نظریں ہٹا دیں اسکے چہرے پر ماضی کی گرد بکھری ہوئی تھی۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡
♡♡♡♡♡♡♡

فرزام تھوڑا ہٹ کر کونے والی میز پر سے ایک چیئر کھسکا کر بیٹھ گیا۔اسی نظریں موبائل

کی اسکرین پر جمی ہوئیں تھی۔ وہ اپنے دوست نوید کی شادی میں شرکت کرنے کے لئے خاص طور پر امریکہ سے آیا تھا۔ چند سال پہلے ایک روڈ ایکسیڈنٹ میں اسکے پیرنٹس اس دنیا کو الوداع کہہ گئے تھے۔ نوید کی فیملی سے اسکے اچھے تعلقات تھے اسی لئے وہ یہاں مہندی کے فنکشن پر موجود تھا۔

ادھر ادھر بھٹکتی ہوئی اسکی نظر اپنے سے تھوڑی دوری پر موجود ایک لڑکی پر پڑی جو ارد گرد سے بے نیاز صوفہ پر نظریں جھکائے بیٹھی ہوئی تھی۔

فرزام کی نگاہ اسکے چہرے سے پلٹنا بھول گئی۔ اتنا مکمل حسن تھا اس پر اسکا سوگوار روپ قیامت ڈھا رہا تھا۔ وائٹ سیمپل فراک پر مہندی کی مناسبت سے مہندی کلر کا بڑا سا دوپٹہ شانوں پر پھیلائے زیور کے نام پر ہاتھ میں موتیا کے گجرے پہنے ہوئے اس بھری محفل میں تنہا بیٹھی ہوئی تھی۔ فرزام کی نظریں اس پر ہٹنے سے انکار کر رہی تھی۔ کچھ پل کے توقف کے بعد فرزام اپنی جگہ سے اٹھ کر اسکے نزدیک پہنچ گیا۔

"مس! کین آئی سٹ ہئیر؟ "

فرزام نے اس خاموش بیٹھی ہوئی لڑکی سے پوچھا لیکن سامنے خاموشی تھی وہ لڑکی محفل میں موجود ہوتے ہوئے بھی ذہنی طور پر غائب تھی۔

"ایکسکیوزمی مس "!

فرزام نے سامنے پڑی ٹیبل کو ہلکے سے کھٹکھٹایا۔

"ج۔۔۔۔۔جی۔ "

اگلے ہی پل اس لڑکی نے نظری اٹھاکر فرزام کو دیکھا۔اور فرزام کو محسوس ہوا تھا کہ کچھ پل کے لئے دنیا تھم گئی ہو۔وہ مسلسل اسکی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا۔سیاہ بڑی بڑی آنکھوں میں شفاف پانی بھرا ہوا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"وہائی آر یو کرائنگ؟"

فرزام دوستانہ انداز میں پوچھتا ہوا اسکے پاس صوفہ پر بیٹھ گیا۔

"ن۔۔۔نتھنگ۔ "

اگلے ہی پل اپنی نم آنکھیں دوپٹہ سے صاف کرنے لگی۔

"مس "!

فرزام نے اسے جیب سے نکال کر رومال تھمایا سامنے بیٹھی ہوئی لڑکی نے بے خیالی میں رومال تھام لیا لیکن اب بھی وہ دوپٹہ سے چہرہ صاف کر رہی تھی۔

"مس! رومال میں نے استعمال کرنے کے لئے دیا ہے۔ "

فرزام کے کہنے پر سامنے موجود لڑکی نے چونک کر اسکی طرف دیکھا۔

اگلے ہی پل رومال اسے تھما کر وہاں سے چلی گئی۔ فرزام کی نظروں نے دور تک اسکا پیچھا کیا اگلے ہی پل وہ تیر کی طرح اسٹیج کی طرف بڑھ گیا۔ اسے اس لڑکی کے متعلق پتا کرنا تھا۔

پہلی بات فرزام جہانزیب کا دل کسی لڑکی کو دیکھ کر یوں دھڑکا تھا۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡
♡♡♡♡♡♡♡

فرزام نے ہال پر ایک طائرانہ نظر ڈالی۔ اسکی نظریں مسلسل ایک خاص ہستی کی تلاش میں سرگرداں تھیں۔ مہندی کے بعد سے فرزام نے اسے نہیں دیکھا تھا بارات میں بھی وہ اسے تلاش کرتا رہا تھا لیکن وہ اسے نہیں ملی تھی۔ فرزام نے ایک نظر اسٹیج پر ڈالی اور وہ اسے صائمہ بھابھی کے ساتھ بیٹھی ہوئی نظر آئی اگلے ہی پل فرزام کے چہرے پر ایک جاندار مسکراہٹ بکھر گئی۔ وہ تیر کی طرح اسکی جانب بڑھا۔

"ہائے ایوری ون۔ "

فرزام نوید کے پاس صوفہ پر بیٹھتا ہوا بولا۔

"فرزام! آج کافی لیٹ آئے تم؟ "

نوید نے شکوہ کیا۔

"ایکچوئلی یار میں امریکہ چھوڑ رہا ہوں اور ہمیشہ کے لئے یہیں سیٹل ہو رہا ہوں۔ "

فرزام نے مسکراتی ہوئی نظروں کے ساتھ سامنے بیٹھی ہوئی ہستی پر نظر ڈال کر کہا۔

جبکہ وہ اسکی طرف سے بے نیاز صائمہ سے باتوں میں مصروف تھی۔

"اٹس گریٹ نیوز یار۔ "

نوید خوشگوار لہجہ میں بولا۔

"ہمم۔ "

"فرزام میٹ روشین۔ صائمہ کی سسٹر۔ "

"گلیڈ ٹو سی یو مس روشین "

اگلے ہی پل فرزام مسکراتا ہوا بولا

"مس روشین! کین آئی نو آپ اتنی خاموش کیوں رہتی ہیں۔؟ "

روشین کی خاموش ایک نظر ڈالنے پر فرزام نے پوچھا لیکن اسکے لبوں پر ابھی بھی خاموشی تھی۔

"فرزام بھائی روشین رزرو ڈ نیچر کی مالک ہے۔ جلد ہی کسی سے فرینک نہیں ہوتی۔ "

صائمہ کے کہنے پر فرزام نے دوبارہ ایک نظر روشین پر ڈالی سمپل بلیک فراک میں بالوں کو پشت پر ڈالے بیٹھی ہوئی تھی لیکن فرزام اس کے سوگوار روپ سے نظریں نہیں ہٹا پا رہا تھا۔

"اوہ۔۔۔! بٹ یو نو واٹ روشین۔ آپکو دیکھ کر ایسا فیل ہو رہا ہے کہ آپ ننھی وی بچی ہوں اور فنکشن میں آپکی مدر آپکو اکیلا چھوڑ کر چلی گئی ہیں اور آپ اداس بیٹھی ہیں۔ "

فرزام نے اس سے بات کرنے کا بہانہ تراشا۔

اسکی بات سنکر روشین نے بے اختیار خوفزدہ ہو کر اسکی طرف ایک نظر ڈالی اور اگلے

ہی پل وہاں سے اٹھ کر چلی گئی۔

فرزام کو محسوس ہوا کہ اسکی نظروں میں شکوہ اور دکھ دونوں موجود ہوں۔ "

"آیئم سوری بھابھی۔آئی تھنک آپکی سسٹر مائنڈ کر گئی بٹ میرا مقصد ہرٹ کرنا نہیں تھا "

"اٹس اوکے فرزام بھائی! ڈونٹ سے سوری۔ایکچو ئلی آپ نے اسکے زخم ہرے کر دئے۔روشین میری کزن ہے۔چاچو کا انتقال اسکے بچپن میں ہو گیا تھا اور کچھ وقت پہلے چاچی کی بھی ڈیتھ ہو گئی۔روشین اس لئے ہی ایسا بی ہیو کر گئی۔ "

صائمہ نے افسردہ لہجہ میں بتایا

"ویل سیڈ " !

بے اختیات فرزام کا دل اسکے دکھ پر تڑپ اٹھا۔

"بھابھی! آئی وانٹ سے سم تھنگ اف یو ڈونٹ مائنڈ۔ "

اگلے ہی پل فرزام نے ایک فیصلا کر لیا

"شیور آئی ڈونٹ مائنڈ۔ "

نوید اور صائمہ دونوں اسکی طرف متوجہ ہو گئے۔

"میں روشین سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔ "

"اٹس گریٹ نیوز فرزام "

نوید اسکی بات سنکر خوش ہو کر بولا۔

جبکہ صائمہ اپنی جگہ ساکت ہو گئی۔فرزام کو وہ پہلے سے نوید کے دوست کے روپ میں جانتی تھی۔بظاہر اسکی ذات میں کوئی خامی نہ تھی۔ہینڈسم تھا۔ویل آف فیملی سے بی لانگ کرتا تھا۔

"وہاٹ آر یو سے انگ ؟آئی میں آپ سیریس ہیں۔"

"آف کورس یس بھابھی۔میں مذاق نہیں کر رہا۔ "

"نہیں !آئی مین آپ پہلے ملے بھی نہیں روشی سے پھر اچانک شادی کا فیصلا۔ "

"صائمہ !یو ڈونٹ نو۔فرزام کا کہنا تھا کہ وہ اس لڑکی سے شادی کریگا جس لڑکی کو دیکھتے ہی دل اسکی طرف مائل ہو گا۔اسی وجہ سے اس نے نشال جیسی لڑکی کو ٹھکرا دیا۔ "

"ہمم! میں کیا کہہ سکتی ہوں۔روشی ہمارے ساتھ رہتی ہے بٹ فائنل ڈسیجن روشی کا ہی ہوگا۔ "

"بھابی! بٹ میں ایک بار روشی سے ملنا چاہتا ہوں آئی مین خود اس سے بات کرنا چاہتا ہوں۔میں نہیں چاہتا کہ وہ زبردستی مجھ سے شادی کرے۔میں اسے اسکی خوشی کے ساتھ اپنانا چاہتا ہوں۔ "

"شیور! آئی ڈونٹ مائنڈ۔ "

صائمہ نے اثبات میں سر ہلایا۔

"بٹ فرزام ٹیل می ون تھنگ۔۔۔ "

نوید نے اسکی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا لیکن اسی پل کچھ لوگوا سٹیج پر آگئے جسکی وجہ سے بات ادھوری رہ گئی صائمہ اور نوید انکی طرف متوجہ ہوگئے۔

جبکہ فرزام اسٹیج سے اتر گیا اسکی نظریں پھر اسی ہستی کو تلاش رہی تھی وہ اس سوری بولنا چاہتا تھا

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

"روشی اپنی پرابلم؟"

فرزام نے اسکے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا جو خاموشی سے ٹیبل کی سطح کو گھور رہی تھی۔

"نتھنگ۔"

ایک گہری سانس لیکر اس نے جواب دیا لیکن اسکی نظریں اب بھی جھکی ہوئی تھیں۔

"آرڈر کریں کچھ۔"

فرزام نے دوستانہ انداز میں پوچھا۔

"نہ۔۔۔۔نہیں۔۔۔"

وہ نفی میں سر ہلاتی ہوئی بولی

فرزام کو اسکا رویہ الجھن میں مبتلا کر رہا تھا۔اسکا افسردہ چہرہ کھویا کھویا لہجہ۔

"روشین" !

فرزام کی پکار پر اس نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا لیکن اگلے پل ہی نظر جھکالی۔وہ فرزام کی نظروں سے نظریں نہیں ملانا چاہتی تھی۔

"آئی ڈونٹ نو کہ صائمہ بھابھی نے آپ سے میرے متعلق کیا کہا ہے۔بٹ آئی وانٹ سے سم تھنگ فار یو اف یو ڈونٹ مائند بٹ آپ مجھے ان کمفرٹیبل فیل ہو رہی ہیں ریلیکس ہو جائیں۔ہم اچھے دوست کی طرح بھی بات کر سکتے ہیں۔ "

فرزام کی بات پر روشین نے کچھ پل بعد نظریں اٹھا کر اسے دیکھا۔مقابل شخص کے چہرے پر ایک پر خلوص مسکراہٹ بکھری ہوئی تھی۔

"مجھے ریسٹورینٹ میں ملنا پسند نہیں۔آپ آپی کے گھر چلیں واپس وہیں بات کر لیجئیگا۔ "

روشین دھیمے لہجہ میں بولی۔

"اوکے !نو پرابلم۔ "

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

فرزام اسکی بات سنکر مسکراتا ہوا بولا اور اٹھ کھڑا ہوا۔روشین نے ایک سکون بھری سانس فضا کے سپرد کی اسکے پیچھے وہ بھی باہر نکل آئی۔

"روشین! آپ ویٹ کریں۔میں گاڑی لیکر آتا ہوں۔ "

فرزام کے کہنے پر وہ سر اثبات میں ہلا کر سائیڈ میں کھڑی ہو گئی۔اس وقت وہ بہت ہی کنفیوزڈ تھی۔صائمہ نے اسے بتایا تھا کہ فرزام نے اسکا پرپوزل دیا ہے لیکن وہ شادی نہیں کرنا چاہتی تھی اس لئے وہ انکار کرنے آئی تھی۔

"روشین۔!"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مانوس سی آواز پر اس نے سر اٹھا کر دیکھا اگلے ہی پل اسکا چہرہ فق ہو گیا اس نے جلدی سے نگاہیں جھکا لیں۔

"تمہارے ساتھ موجود شخص کا مطلب ہے کہ تم اعتبار کے قابل ہی نہیں، کتنے دل اجاڑو گی روشین مکرم؟ "

اسد اسکے چہرے کی طرف دیکھتا ہوا سرد لہجہ میں بولا

روشین اسکی بات کا جواب دیے بغیر آگے بڑھ گئی۔

"جا کہاں رہی ہو؟ جواب تو دیتی جاؤ۔آخر یہ کھیل کب تک چلیگا۔کب تک اپنی اس خوبصورتی کے بل پر لڑکوں کو بیوقوف بناتی رہو گی ان سے دولت نکلواتی رہو گی "

"بکواس بند کرو اپنی۔ "

روشین اسکی بات سنکر پلٹ کر غصہ سے بولی۔

"اوہ‌ہ‌ہ۔۔۔۔! یہ بکواس اگر میں اس شخص کو حقیقت بتادوں جا کر جس کے ساتھ یہاں آئی ہو۔پھر جانتی ہو کیا ہو گا۔؟ "

اگلے ہی پل وہ اسکا ہاتھ پکڑتا ہوا بولا۔

"چھوڑو میرا ہاتھ۔"

روشین اپنا ہاتھ اسکی گرفت سے آزاد کروانے کی کوشش کرتے ہوئے بولی۔اسکا ملائم ہاتھ اسد کی سخت گرفت میں کانپ رہا تھا۔

"جسٹ شٹ اپ! ہاتھ چھوڑو اسکا۔ "

اگلے ہی پل فرزام کے سخت لہجہ پر روشین نے آنسوں بھری آنکھوں سے اسکی طرف مڑ کر دیکھا۔

"کیا تم مس روشین کے بارے میں کچھ جانتے بھی ہو یا۔۔۔۔ "

"شٹ یور ماؤتھ۔ "

اگلے ہی پل فرزام نے روشین کا ہاتھ اسکی گرفت سے آزاد کروایا۔

"ہمت کیسے ہوئی تمہاری کہ تم روشین کے ساتھ بدتمیزی کرنے کی۔ "

اگلے ہی پل فرزام اسکا پنچ مارتا ہوا بولا۔

"تم جانتے نہیں ابھی اسکے بارے میں۔ "

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسد اسکا ہاتھ ہٹاتا ہوا بولا۔

"آئی نوا یوری تھنگ۔ "

فرزام اسکی آنکھوں میں دیکھتا ہوا بولا

"فرزام پلیز! چلیں یہاں سے۔ چھوڑے اسے۔ اسد جاؤ یہاں سے۔ "

روشین جلدی سے بولی۔

"ہر شخص کی عزت و نفس ہوتی ہے اسکی ہمت کیسے ہوئی کہ اس نے بدتمیزی کی۔۔ "

فرزام غصہ سے بولا اسکی گرفت اسد پر مضبوط تھی

"فرزام پلیز "!

روشین نے ملتجی نظروں سے اسے دیکھا۔

اسکے ملتجی لہجہ پر فرزام نے مڑ کر اسکی طرف دیکھا اسکی آنکھوں میں خوف محسوس کر کے اس نے زوردار جھٹکے سے اسد کا گریبان چھوڑ دیا

"آئندہ کبھی بھی روشین کی راہوں میں نظر آئے تمہے چھوڑونگا نہیں۔ "

سرد لہجہ میں کہتا ہوا فرزام واپس مڑ گیا۔روشین اسد پر نگاہ غلط ڈالے بنا واپس پلٹ گئی۔

"آئیم سوری۔ "!

گاڑی میں بیٹھ کر روشین دھیمے سے بولی۔

"ساری فار وہاٹ؟ "

فرزام نے اسے دیکھے بغیر پوچھا۔

"آپکو میری وجہ سے پرابلم۔۔۔۔ "

"روشین آپکی جگہ اگر کوئی اور بھی ہوتا تب بھی میں خاموش نہیں رہتا۔آپ خاموش کیوں تھیں۔وہ لڑکا آپ سے بدتمیزی کر رہا تھا۔یہ دنیا بہت ظالم ہے ہمیں اپنے حق کے لئے آواز خود اٹھانی پڑتی ہے۔ "

"کیا آپ جانتی ہیں اسے؟ "

فرزام کے سوال پر روشین کا سانس حلق میں اٹک گیا۔

"بابا کے دوست کا بیٹا تھا۔ "

وہ مرے مرے لہجہ میں بولی۔

"روشین! میں نہیں جانتا کہ آپکا پاسٹ کیا ہے اور نہ ہی میں انسسٹ کرونگا کہ آپ مجھے پاسٹ بتائیں۔آپ مجھ سے شادی کریں یا نہیں یہ میں نے آپ پر چھوڑا ہے لیکن پلیز چینج یور سیلف۔کیونکہ یہاں خاموش رہنے والوں پر لوگ زیادہ ظلم کرتے ہیں۔عورت کو خود کو کمزور نہیں سمجھنا چاہئے حقیقت یہ ہے کہ عورت خود میں ایک بہت بڑی طاقت ہے۔ "

فرزام کی بات پر اس نے سر جھکا دیا۔وہ اسے کیسے بتاتی کہ اسکا ماضی کیا ہے؟

"آپ اتنا خاموش کیوں رہتی ہیں۔؟ "

فرزام نے اسے خاموش دیکھ کر سوال کیا۔

"میں جلدی کسی سے فرینک نہیں ہوتی میری عادت ہے اور میں اسے بدل نہیں سکتی۔ "

روشین دھیمے سے بولی۔

"روشین "!

فرزام نے ایک پل کے توقف کے بعد اسے پکارا۔

"میں نے فیصلا آپ پر چھوڑا ہے۔آپ جو چاہیں فیصلا کریں لیکن فیصلا کرتے وقت یہ یاد رکھیئےگا کہ فرزام جہانزیب اپنا وعدہ اور رشتہ دونوں نبھانا جانتا ہے۔ "

فرزام کی بات پر بے ساختہ روشین نے اسکی طرف دیکھا اسکی آنکھوں میں موجود رنگ دیکھ کر نظریں جھکا لیں۔۔

"فرزام "!

روشین کی پکار پر فرزام نے ایک گہری سانس لی اور ماضی کو پیچھے چھوڑتا ہوا آگے بڑھ

گیا۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡
♡♡♡♡♡♡♡

زالان تھکے تھکے قدموں کے ساتھ لاؤنج میں داخل ہوا اور بیڈ سے ٹیک لگا کر آنکھیں موند کر بیٹھ گیا۔

"زالان بیٹا! طبیعت تو ٹھیک ہے تمہاری "

سعدیہ اسے اکیلا بیٹھا دیکھ کر اس کے نزدیک آ گئیں۔

"جی مما! ٹھیک ہوں میں۔ "

زالان ایک گہری سانس لیتا ہوا بولا۔

"آخر کس بات نے تمہے اتنا بے چین کیا ہوا زالان؟ تمہارے چہرے پر سکون کیوں نہیں نظر آتا۔ "

سعدیہ نے متفکر لہجہ میں پوچھا۔

"مما! میں ٹھیک ہوں آپ فکر مند مت ہوں۔ "

زالان نے ماں کو تسلی دی۔

"آخر کب تک سبکو فریب دیتے رہو گے زالان اقرار؟ کب تک سبکی نظروں میں اچھے بنے رہو گے "

نشال کی کاٹ دار آواز پر زالان نے مڑ کر اسے دیکھا۔

"نشال! جسٹ شٹ اپ۔ "

زالان دھیمے لہجہ میں چیخا۔

"زالان اقرار! میں چپ نہیں ہو نگی یہ بات تم اچھی طرح جانتے ہو۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ تم میری زبان مت کھلواؤ۔ تمہارے سارے کالے کرتوتوں سے آگاہ ہوں میں۔ "

"نشال! اپنے شوہر پر الزام تراشی کرتے ہوئے شرم نہیں آتی تمھے۔ "

سعدیہ نے اپنے بیٹے کی سائیڈ لی

"زالان اقرار! تم خود بتاؤ گے اپنے کرتوت یا میں بتاؤں کہ تم امریکہ میں کیا کیا کرتے

رہے ہو۔ "

نشال کی بات پر زالان نے پہلو بدلا۔

"نشال جاؤ یہاں سے "

زالان دھیمی آواز میں بولا۔

"نہیں جاؤں گی میں! تم میری بات کا جواب دو۔ کہاں سے آ رہے ہو؟ "

نشال ہٹ دھرمی سے بولی

"نشال! میں نے کہا جاؤ۔"

زالان اپنی مٹھیاں بھیچتا ہوا بولا۔

"کیا رشتہ ہے تمہارہ روشین کے ساتھ کیوں بار بار اسکے گھر جاتے ہو؟ بتاؤ سکو زالان اقرار تم اس کے گھر میں کیوں گئے تھے۔ "

نشال کی بات پر سعدیہ حیرت زدہ ہو کر دونوں کو دیکھنے لگی۔

"نشال! نام مت لو میرے بیٹے کے ساتھ اس بدذات کا، ہمارہ کوئی رشتہ نہیں اس کے

ساتھ، روشین ہماری عزت پر لگا ہوا بدنما داغ ہے۔ "

سعدیہ کی بات پر زالان اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گیا

"بد ذات روشین نہیں، زالان اقرار ہے۔ سعدیہ بیگم جس بیٹے پر بہت فخر ہے حقیقت میں وہ ایک پیچ انسان ہے "

"نشال جان لے لونگا میں تمہاری۔ بکواس بند کرو۔ "

زالان غصہ سے نشال کا بازو پکڑتا ہوا بولا۔

"میں خاموش نہیں رہو نگی زالان اقرار! میں روشین نہیں ہوں میں نشال ہوں۔ تم میرے ساتھ کھیل نہیں کھیل سکو گے۔ "

نشال اپنا بازو چھڑاتی ہوئی بولی

"کیا ہو رہا ہے یہاں؟ "

اسی پل شور کی آواز سنکر صالحہ بیگم وہاں آ گئیں۔

"صالحہ بیگم تمہاری خاندان پر لگا ہوا بدنما داغ روشین نہیں بلکہ۔۔۔۔ "

"نشال! نام مت لو اس لڑکی کا میرے سامنے "

صالحہ تیز لہجہ میں بولیں۔

"کیوں حقیقت آشکار ہونے کا خوف ہے۔؟کیوں نام نہیں سننا چاہتی؟ "

نشال نے دوبدو جواب طلب کیا

"زالان لے جاؤ اپنی بیوی کو ایسا نہ ہو کہ کچھ غلط ہو جائے۔ "

صالحہ بیگم سخت لہجہ میں حکم دیکر وہاں سے چلی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books

"نشال! چلو میرے ساتھ "

زالان اسے زبردستی اپنے ساتھ کمرے میں لے گیا۔

سعدیہ حیرت زدہ سے وہاں بیٹھی ہوئی تھیں۔نشال کی باتیں سوچ کے دروا کر گئی تھیں۔انہیں اس بات کا بار بار شدت سے احساس ہو رہا تھا کہ انکی تربیت میں شدید کمی رہ گئی ہے۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡
♡♡♡♡♡♡

روشین نے ایک گہری سانس لیتے ہوئے ڈائری سائیڈ ٹیبل پر رکھ دی اور کچھ پل کے توقف کے بعد وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔

"ہائے روشی "!

فرزام کی آواز سنکر وہ چونک گئی۔

"فرزام! آپ اس وقت ؟ "

روشین نے ایک نظر گھڑی کی طرف دیکھ کر سوال کیا۔

"ہمم! آفس میں کچھ خاص کام نہیں تھا میں نے سوچا گھر چلتے ہیں۔ میری روشی اکیلی ہو گی۔ "

فرزام دھیرے سے اسکی ناک کی ٹپ چھو کر بولا۔

فرزام کی بات پر ایک خوبصورت مسکراہٹ روشین کے چہرے پر بکھر گئی

"آپ فریش ہو کر آئیں میں چائے لاتی ہوں آپکے لئے "

روشین اسکا کوٹ ہینگ کرتی ہوئی بولی۔

فرزام نے ایک نظر روشین کے چہرے پر ڈالی اس کے چہرے پر اس وقت خوبصورت مسکراہٹ رقصاں تھی۔اس وقت وہ بہت مطمئن نظر آرہی تھی۔فرزام مسکراتا ہوا واش روم کی طرف بڑھ گیا۔

واش روم سے واپس آکر فرزام بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔ریموٹ کی تلاش میں اس نے نظریں دوڑائیں۔اسکی نظر سائیڈ ٹیبل رکھی ہوئی ڈائری پر پڑی اس نے حیرت سے ڈائری کو دیکھا وہ آج پہلی بار یہ ڈائری دیکھ رہا تھا۔اس کھلی ڈائری پر لکھی ہوئی تحریر نے فرزام کو اپنی طرف متوجہ کر لیا۔

محبت ایک قصہ ہے۔۔۔۔۔کتابوں میں جو ملتا ہے

محبت ایک چہرہ ہے۔۔۔۔۔۔۔نقابوں میں جو کھلتا ہے

محبت ایک صحرا ہے۔۔۔۔۔۔ساون میں جو تپتا ہے

محبت ایک شعلہ ہے۔۔۔۔۔۔جو سینے میں بھڑکتا ہے

محبت ایک وعدہ ہے۔۔۔۔۔۔۔۔جو رانجھا ہی نبھاتا ہے

محبت لفظ سادہ ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جو جینا سکھاتا ہے

محبت ایک دریا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔جو صحراؤں میں بہتا ہے

محبت ایک سایہ ہے یہ۔۔۔۔۔۔۔۔ہمیشہ ساتھ رہتا ہے

محبت پاک جذبہ ہے۔۔۔۔۔۔۔۔یہ جوگی من کا کہتا ہے

محبت درد سچا ہے۔۔۔۔۔کہاں ہر کوئی سہتا ہے

محبت کون کرتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔یہاں اب کون مرتا ہے

محبت لفظ کی توہین کرتے۔۔جابجا۔۔۔۔۔دیکھے

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔
ہمیں اپنی ویب نیوایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی
ضرورت ہے۔اگرآپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ

کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

"فرزام۔۔۔فرزام " !

اسی پل روشین اسے پکارتی ہوئی روم میں آئی لیکن فرزام کی نظریں ڈائری پر مرکوز دیکھ کر ایکدم خاموش ہو گئی

"تمہے شاعری میں بھی دلچسپی ہے۔اٹس ویری انٹرسٹنگ۔ "

فرزام اسے بغور دیکھتا ہوا بولا۔

"وہ بس ایسے ہی۔ "

روشین اس سے نظریں چرا کر دھیمے لہجہ میں بولی۔

"ایک سوال کروں "

فرزام نے اسے ہاتھ پکڑ کر اپنے قریب بٹھا کر سوال کیا۔

"جی۔۔۔ "

روشین ایک پل کے لئے اس کے چہرے پر نظر ڈال کر بولی اسکا دل ہولے ہولے کانپ رہا تھا کہ فرزام اسکے ماضی کے بارے میں کوئی سوال نہ کر دے

"محبت تمہاری نظر میں کیا ہے؟ "

روشین نے نظر اٹھا کر اسکے چہرے کی طرف دیکھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

فرزام پر شوق نظروں سے اسکی طرف دیکھ رہا تھا۔

"روشین ٹیل می۔ "

"محبت ایک سراب ہے فریب، اور دھوکا محبت کا ہی نام ہے۔ "

روشین تلخ لہجہ میں بولی

"روشین! کبھی کبھی جو تجربہ ہمیں ہوا ہوتا ہے وہ حقیقت سے بہت مختلف ہوتا ہے یا

یوں سمجھ لو کہ ہمارے اندر اسکو پہچاننے کی صلاحیت نہیں ہوتی۔ "

فرزام کی بات پر ایک زخمی مسکراہٹ اس کے لبوں پر بکھر گئی۔

"محبت ایک خوبصورت احساس ہے۔ محبت اعتماد، وفا، خلوص کا دوسرا نام ہے، محبت ہمارے اندر جینے کی امنگ پیدا کرتی ہے اور محبت کبھی نہیں مرتی محبت جاوداں ہے۔ "

فرزام اسکی آنکھوں میں دیکھتا ہوا بولا۔

"یہ صرف کتابی باتیں ہیں حقیقت سے اسکا کوئی لینا دینا نہیں۔ "

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

روشین اس سے نظریں چرا کر بولی۔

"محبت سے بہت متنفر نظر آرہی ہو۔ لگتا ہے کہ بہت گہری چوٹ کھائی ہے۔ "

فرزام کی بات پر روشین بے چین ہو کر اٹھ کھڑی ہوئی۔

"روشین! تمہارے نزدیک محبت ایک فریب ہے دھوکا ہے۔ پھر تمہارے لئے میں بھی قابل اعتبار نہیں اور محبت تمہارے نزدیک محض فریب ہے۔ "

فرزان کے دردانگیز لہجہ پر روشین نے نم آنکھوں سے پلٹ کر اسے دیکھا۔ فرزام

نظریں جھکائے کھڑا ہوا تھا۔

"فرزام "

روشین نے بے قرار ہو کر اسے پکارا۔

"ہمم "

ایک پل کے توقف کے بعد فرزام نے پھیکی مسکراہٹ سجاتے ہوئے اسکی طرف دیکھا۔

"فرزام آپکی محبت فریب نہیں ہے۔آپ سے زیادہ قابل اعتبار میرے لئے کوئی بھی نہیں۔ "

اگلے ہی پل روشین اسکا ہاتھ تھام کے نم لہجہ میں بولی۔

فرزام نے روشین کو دیکھا اسکے لہجہ میں تڑپ تھی آنکھوں میں سچائی نظر آرہی تھی۔

فرزام کے لب مسکرانے لگے۔

"آئیم سوری! میں نے آپکا دل دکھایا۔حقیقت تو یہ ہے کہ میں سمجھ ہی نہیں سکتی کہ محبت کیا ہے۔؟ "

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

روشین جذباتی لہجہ میں بولی۔

"محبت بہت خوبصورت احساس ہے۔یہ دو اجنبی دلوں کو قریب لے آتا ہے۔ان کے دل میں محبت کی جوگ جگاتا ہے "

فرزام کے کہنے پر روشین نے نظر اٹھا کر دیکھا اس وقت فرزام کی آنکھوں میں روشین کے لئے محبت کا سمندر موجزن تھا۔

"فرزام نے ہاتھ بڑھا کر روشین کو خود سے نزدیک کیا اور پاس پڑے ہوئے صوفہ پر بیٹھ گیا۔

"میں جانتا ہوں کہ ایک بار اعتبار ٹوٹ جائے تو دوبارہ اعتبار کرنا مشکل ہوتا ہے "

فرزام کی بات پر روشین نے نظر اٹھا کر اسکی آنکھوں میں دیکھا۔

"محبت میں چوٹ کھائی ہے تم نے بہت گہرا زخم تمہارے دل پر نقش ہے۔ "

اسکی بات پر روشین کی آنکھوں میں انجانا خوف اتر آیا۔

"ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے روشین۔میں تم سے کبھی بھی تمہارے ماضی کے متعلق جاننے کی کوشش نہیں کرونگا جب تمہے میری محبت پر اعتبار آجائیگا تم خود مجھے

سب کچھ بتادو گی۔ "

"فرزام میں۔۔۔ "

"شش۔۔۔۔ "

فرزام نے انگلی اسکے لبوں پر رکھ کر اسے خاموش ہونے کو کہا

اسکی جسارت پر روشین ایک پل کو کانپ کر رہ گئی۔ فرزام۔ کا لمس اسکے اندر ایک عجیب تلاطم برپا کردیتا تھا یہ بات روشین گزشتہ دنوں سے بخوبی محسوس کر رہی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"روشین تم نے ایک بار اپنے خوف کا اظہار کا کیا تھا کہ تم مجھ سے دور ہو رہی ہو۔اور تب سے مجھے یہ خوف چین لینے نہیں دیتا کہ تمہارہ خواب سچ نہ ہو جائے۔ "

فرزام کے پژمردہ لہجہ پر روشین بے قرار ہوا ٹھی۔

"فرزام "

اس نے بے قرار ہو کر اپنا سر اس کے کشادہ سینے میں چھپا دیا

"فرزام! میں آپکو ایک بات کا یقین دلاتی ہوں کہ جو الزام میرے اوپر لگے وہ سچ نہیں

ہیں۔میں بدکردار نہیں ہوں فرزام۔ "

روشین نے روتے کہا۔

"روشین! ماضی کی یادیں بہت تکلیف دہ ہوتی ہیں۔لفظوں کے گھاؤ کبھی نہیں بھرتے۔لیکن میں تم پر اعتبار کرتا ہوں۔ "

اسکا بھیگا چہرہ اپنے ہاتھ میں لیکر بولا۔

روشین کی پر نم آنکھوں کو دیکھ کر فرزام بے قرار ہوا اٹھا ہاتھ بڑھا اسکا بھیگا چہرہ صاف کرنے لگا۔فرزام کے لمس کو محسوس کرتے ہی روشین کا چہرہ پل میں گلابی ہو گیا۔اپنے دل کی کیفیت پر وہ خود ہی بے قرار ہو گئ

"مجھ تم سے کل بھی محبت تھی،آج بھی محبت ہے،اور کل بھی رہیگی۔ "

فرزام اسکا ملائم ہاتھ اپنی گرفت میں لیکر بولا۔

فرزام کے اقرار محبت پر روشین کا دل شور کرنے لگا۔

"آپ سب جانتے ہیں پھر بھی مجھ سے محبت کیسے کر سکتے ہیں۔ "

روشین نے نظریں اٹھا کر بھولے پن سے سوال کیا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"محبت اعتماد اور وفا کا دوسرا نام ہے۔پگلی۔ "

فرزام اسکی ناک پکڑ کا ہلاتا ہوا بولا۔

"میاں بیوی کے رشتے کے لئے محبت بہت ضروری ہے۔اصل محبت کا احساس اس وقت ہوتا ہے جب کڑے وقت آپکا ہمسفر آپکا ساتھ نہ چھوڑے۔روشین محبت ہمارے بیچ ہر روپ میں موجود ہے۔ "

فرزام اسکو اپنے بازو کے حلقہ میں لیتا ہوا بولا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کون کہتا ہے، محبت بس کہانی ہے

محبت تو صحیفہ ہے، محبت آسمانی ہے

محبت کو خدا را تم، کبھی بھی جھوٹ نہ سمجھو

محبت معجزہ ہے، معجزوں کی ترجمانی ہے

محبت پھول کی خوشبو، محبت تتلیوں کا رنگ

محبت پربتوں کی، جھیل کا شفاف پانی

محبت اک ستارہ ہے، وفا کا استعارہ ہے۔

محبت سیپ کا موتی، بحر کی بیکرانی ہے

زمیں والے بتاؤ کس طرح سمجھیں محبت کو

محبت تو زمیں پر آسمانوں کی نشانی ہے

محبت روشنی ہے، رنگ ہے، خوشبو ہے، نغمہ ہے

محبت اڑتا پنچھی ہے، محبت بہتا پانی ہے

محبت حق کا کلمہ ہے، چاشنی من کی

محبت روح کا مرحم، دلوں کی حکمرانی ہے

محبت تو ازل سے ہے، محبت تا ابد ہو گی

محبت تو آفاقی ہے، زمانی ہے نہ مکانی ہے

فنا ہو جائیگی دنیا، فنا ہو جائیں گے ہم تم

فقط باقی محبت ہے، محبت جاودانی ہے

فرزام کی پر سوز آواز ایک عجب سحر طاری کر رہی تھی۔ فرزام کا لب ولجہ روشین کے دل کے تاروں کو چھیڑ رہا تھا اسکی زبان سے نکلا ہوا ایک ایک الفاظ روشین کی دل کی دنیا میں شور کر رہا تھا۔ روشین نے مطمئن ہو کر اپنا سر فرزام کے شانہ پر رکھ دیا آج سالوں بعد اسے ایک سکون کا احساس ہوا تھا اسے محسوس ہو رہا تھا کہ وہ تپتے ہوئے صحرا سے نکل کر اچانک ٹھنڈی چھاؤں میں آگئی ہو۔

"فرزام نے ایک نظر اپنے شانہ پر سر رکھ کر بیٹھی ہوئی اس لڑکی کے چہرے پر ڈالی جسکے چہرے پر اس نے اطمینان دیکھا تھا روشین کی آنکھیں بند تھیں لیکن اسکے لب مسکرا رہے تھے۔ فرزام ٹکٹکی باندھ کر اسے دیکھنے لگا۔ نظروں کے ارتکاز پر روشین پر آنکھیں کھول کر اسے دیکھا۔ فرزام کی نظروں میں موجود رنگ دیکھ کر اسکی پلکیں جھک گئیں۔ روشین نے پزل ہو کر فرزام کے شانہ سے اپنا سر ہٹا لیا۔

اس کے اس طرح پزل ہونے پر فرزام کے لب مسکرانے لگے فرزام نے ہاتھ بڑھا کر اسکا دوبارہ اپنے شانہ سے لگا لیا۔ روشین نے مطمئن ہو کر اپنی آنکھیں بند کر لیں۔

فرزام نے اسکے بالوں پر اپنے لب رکھ دئے۔دونوں کے چہروں پر بہت خوبصورت مسکراہٹ بکھری ہوئی تھی جس میں محبت اور اعتماد کا رنگ نمایاں تھا۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

دسمبر کے آخری ہفتہ چل رہا تھا معمول کے مطابق اب دنوں بلا کی ٹھنڈ پڑ رہی تھی۔دو دن ہوگئے تھے سورج کی روپہلی کرنیں نہیں دکھائی دیں۔ساڑھے چار بجے کا وقت تھا۔روشین سردی سے بے نیاز لان میں سوچوں میں گم بیٹھی ہوئی تھی۔اسے اس وقت زالان پر شدید غصہ آرہا تھا۔بہت دیر سے وہ اسے کال کر رہا تھا۔روشین نے چڑ کر اپنے موبائل کا فلائٹ موڈ آن کر دیا تھا۔وہ اس شخص کے بارے میں ایک پل بھی نہیں سوچنا چاہتی تھی۔اس شخص سے اسے بے انتہا نفرت تھی۔اس شخص نے روشین کی زندگی کو سب کے سامنے مذاق بنادیا تھا اسکی عزت کو تارتار کر دیا تھا اس پر سے سبکا اعتبار اٹھ گیا تھا سبھی لوگ اس سے بظاہر ہنس کر ملتے تھے لیکن انکے اندر

روشین کے خلاف کتنا زہر بھرا ہے روشین اس بات سے بخوبی آگاہ تھی۔اس گھر میں زین اور سارہ دو لوگ اس پر اب بھی اعتماد کرتے تھے اور حقیقت میں اس کے خیر خواہ تھے۔

"روشین! اتنی ٹھنڈ میں یہاں کیوں بیٹھو ہو؟ "

فرزام اسے دیکھ کر لان میں چلا آیا

"ج۔۔۔جی۔۔۔"

اسکے پکارنے پر روشین نے ایکدم چونک کر اسے دیکھا۔

روشین کے چہرے پر گھبراہٹ کے ساتھ ساتھ خوف کے تاثر دیکھ کر فرزام الجھ کر رہ گیا۔

"روشین ٹھنڈ ہو رہی ہے۔اندر چلو۔ "

فرزام کے کہنے پر روشین اٹھ کھڑی ہوئی اور اس کے پیچھے چل دی۔

"آپ فریش ہو کر آئیں میں آپکے لئے کافی لاتی ہوں۔ "

روشین کی بات پر فرزام نے بغور اسکی طرف دیکھا

"روشین! پلیز سٹ ہئیر۔ "

ایک گہری سانس لیتے ہوئے فرزام نے اسے پکارا جو غائب دماغی سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"کافی "!

ملازمہ لے آئیگی۔ تم یہاں بیٹھو۔ "

فرزام نے شانوں پر ہاتھ رکھ کر اسے صوفہ پر بٹھادیا

"روشین میں جانتا ہوں تم مجھ سے محبت نہیں کرتیں۔ "

گلا کھنکھار کر فرزام نے بولنا شروع کیا

"فرزام ایسا نہیں۔۔۔۔ "

"روشین حقیقت کیا ہے میں اس سے ناواقف ہوں، میں نے پہلی نظر میں تمہے دیکھتے ہی اپنا دل دے دیا تھا میری تلاش تم پر آکر ختم ہوگئی تھی کیونکہ تم ہی وہی لڑکی تھیں جس کے تصور سے میرے خوابوں میں رنگ تھے۔۔۔۔ "

ایک پل کے لئے سانس لینے کو رکا اس کے بعد دوبارہ بولنا شروع کردیا

"میں نے بہت مان اور محبت کے ساتھ تمہے اپنی زندگی کا ہمسفر بنایا۔ تم نے پہلی رات مجھ سے اس خواہش کا اظہار کیا تھا کہ تم کچھ وقت چاہتی ہو۔ میں نے بھی تم سے وعدہ کیا تھا کہ جب تک تم مجھے محبت کے قابل نہیں سمجھتی میں تمہاری جانب پیش قدمی نہیں کرونگا میں آج بھی اپنے وعدے پر قائم ہوں۔ میں تمہارہ انتظار کر سکتا ہوں لیکن روشین تمہے اس حالت میں دیکھ کر مجھے حقیقت میں دکھ ہوتا ہے اتنے دن ہم نے ایک چھت کے نیچے گزاریں ہیں تمہے مجھ سے محبت نہ سہی لیکن مجھ کو اس قابل سمجھتی ہوگی کہ اپنے دکھ کو مجھ سے بانٹ سکو۔۔"

فرزام بہت دھیمے لہجہ میں بول رہا تھا۔ اسکے لہجہ میں پنہاں درد محسوس کرکے روشین تڑپ اٹھی۔

"فرزام آپ شوہر ہیں مجھے اس بات کا یقین ہے آپ کبھی بھی میرے ساتھ کچھ غلط نہیں ہونے دے سکتے۔ فرزام آپ میرے لئے کڑی دھوپ میں سایہ دار شجر کی مانند ہیں۔۔"

روشین تڑپ کر بولی

فرزام نے ایک پل کے لئے آنکھ اٹھا کر اسکی آنکھوں میں دیکھا جسکے لہجہ میں تڑپ اور

بے قراری تھی

"روشین میں ہر پل ساتھ نبھاؤنگا ہواچاہے کتنی مخالف کیوں نہ ہو میں مضبوطی سے ڈٹا رہو نگا۔ "

فرزام نے اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا

"فرزام آپ مجھ سے۔۔۔ "

اسی پل فرزام کے موبائل پر بیل ہونے لگی فرزام اسکی طرف متوجہ ہو گیا۔

"اسلام و علیکم دادو۔ "

روشین نے بیقراری سے اسکے چہرے کی طرف دیکھا

"نہیں دادو! ایسی بات نہیں ہیں ایکچو ئلی آجکل کافی بزی ہوں اس لئے چکر نہیں لگا سکے۔"

کچھ پل رک کر فرزام بات سنتا رہا۔

"ڈونٹ وری دادو ہم ضرور آئیں گے۔ "

فرزام کی بات پر روشین نے بے قراری سے اپنے لب بھیچ لئے۔

فرزام نے چند باتیں کر کے کال کٹ کر کے موبائل سائیڈ میں رکھ دیا۔

"دادو کی کال تھی کل امل کی برتھ ڈے ہے۔ چھوٹا سا فنکشن ہے ہم لوگ انوائٹڈ ہیں
۔"

"فرزام میں۔"

"روشین پلیز! میں نے دادو سے وعدہ کیا ہے آپ پلیز میرے خاطر چلئیگا۔ "

فرزام کی بات پر روشین خاموش ہو گئی۔ زالان سے سامنا کرنا اسکے لئے بہت مشکل کام تھا وہاں جانے کا سنکر روشین کی سانسیں حلق میں اٹکنے لگیں۔

"روشین آج آپ کہیں باہر گئیں تھیں کیا؟ دادو بتا رہی تھیں کہ زین اور سارہ کارڈ دینے آئے تھے لیکن ملازمہ نے بتایا کہ آپ گھر پہ نہیں ہیں۔ "

فرزام کی بات پر روشین ایکدم خاموش ہو گئی۔

"جی۔۔۔ نزدیکی پارک تک گئی تھی۔"

روشین نے جلدی سے بہانہ کیا۔

وہ اسے کیسے بتاتی کی ان لوگوں کے ساتھ زالان بھی تھا اور وہ اسکا سامنا نہیں کرنا چاہتا تھا۔

"اوکے۔ "

فرزام اسکا جواب سنکر آگے بڑھ گیا

"فرزام میں تمھے کیسے بتاؤں کہ میرا ماضی کیا ہے؟ اگر تمھے ایک بھی بات کا علم ہو گیا تم مجھ سے نفرت کرنے لگوگے۔ "

روشین نے کرب سے آنکھیں بند کر کے خود کلامی کی ایک آنسوں اسکی پلک سے ٹوٹ کے رخسار پر بہہ گیا

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡
♡♡♡♡♡♡♡♡

"روشین! میری جان میری طرف دیکھو۔ "

ثمینہ کی آواز پر زالان کے بڑھتے ہوئے قدم رک گئے۔ دروازہ ہلکا سا کھلا ہونے کی وجہ

سے اندر کی آواز صاف باہر آرہی تھی۔

"مما! ہم۔بعد میں بات کریں گے۔ "

روشین اپنی نظریں واپس ڈائری پر مرکوز کرتی ہوئی بولی

"روشین! ڈائری رکھو واپس۔تم اب بچی نہیں ہو۔بلاوجہ ضدمت کرو۔"

ثمینہ اسکے ہاتھ سے ڈائری لیکر رکھتی ہوئی بولی۔

"مما سوری ٹو سے بٹ میں شادی نہیں کرنا چاہتی۔ "

روشین نظریں جھکا کر دھیمے لہجہ میں بولی۔

"روشین! فیملی بہت اچھی ہے تمہارے بابا کے دوست کا بیٹا ہے ایسے رشتہ بار بار نہیں ملتے اور اس گھر میں ہماری کیا حیثیت ہے اس بات سے بخوبی واقف ہو تم۔ "

ثمینہ کے سخت لہجہ پر وہ سر جھکا گئی۔وہ کیسے بتاتی کہ اس کے دل پر زالان اقرار قابض ہے۔کب اسے اپنا دل دیدیا اسے پتا ہی نہیں چلا۔اسکی تمنا روشین نے کبھی نہیں کی تھی کیونکہ وہ اچھی طرح جانتی تھی کہ وہ صائمہ کے نصیب میں لکھا جا چکا ہے لیکن شادی کے نام پر اسے یوں محسوس ہوتا تھا کہ وہ محبت میں بے وفائی کی مرتکب ہو رہی

ہو۔

"روشین! سنڈے کو وہ لوگ آرہے ہیں۔ کوئی ضدمت کرنا۔ "

"جی امی۔"

روشین مرے مرے لہجہ میں بولی

"میرے ساتھ کچن میں چلو اور میری ہیلپ کرو کچھ دن بعد تمہے بھی سسرال جانا ہے۔"

"امی! سسرال میں جا کر میں ڈائریکٹ کچن میں نہیں کھڑی کر دی جاؤ نگی۔ "

روشین چڑ چڑے انداز میں بولی۔

"روشین ! بحث مت کرو۔"

ثمینہ کے سخت لہجہ پر وہ خاموشی سے اٹھ کھڑی ہوئی

قدموں کی چاپ پر زالان اقرار آگے بڑھ گیا لیکن اسکے لبوں پر مکارانہ مسکراہٹ رقص کر رہی تھی۔

ثمینہ اور روشین کے جانے کے بعد وہ دبے قدموں روشین کے کمرے میں داخل ہو گیا اسکی نظریں پورے کمرے کا جائزہ لے رہی تھیں۔روشین کی آنکھوں میں اپنے لئے موجود محبت بہت پہلے ہی دیکھ چکا تھا اب اسے تلاش تھی کسی ایسی چیز کی جو اسکے شک پر یقین کی مہر لگا دے۔یکایکا اسکی نظر تکیہ کے نیچے دبی ہوئی ڈائری پر پڑی جسکا کونا نظر آ رہا تھا۔زالان نے تکیہ ہٹا کر ڈائری اٹھالی اور کھول کر ورق گردانی کرنے لگا لمحہ بہ لمحہ اسکے چہرے کی چمک بڑھتی جا رہی تھی۔

"روشین بی بی! اب تم نہیں بچ سکتیں صرف اور صرف تمہاری وجہ سے صائمہ نے میری انسلٹ کی۔صائمہ جو میری محبت ہے میری منگیتر وہ مجھ سے اتنی متنفر ہو گئیں۔ تمہاری وجہ سے وہ میرے مقابل آگئی حساب دینا تو بنتا ہے۔ "

لبوں میں خود کلامی کرتا ہوا ڈائری اٹھا کر کمرے سے نکل گیا۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡
♡♡♡♡♡♡♡

"شام کا وقت تھا سورج اپنے آخری منزل کی طرف گامزن تھا۔روشین لان چیئر پر

بیٹھی ہوئی سوچ میں گم تھی۔اسکے ذہن میں صائمہ کی باتیں گردش کر رہی تھیں۔ اسکے لئے اسد کا پرپوزل آیا تھا اور جلد ہی اسکی منگنی ہونے والی تھی۔اسکے دل میں زالان اقرار بستا تھا جو صائمہ ہی قسمت میں پہلے ہی لکھا جا چکا تھا حالانکہ روشین نے اسکی تمنا کبھی نہیں کی تھی لیکن کسی اور سے شادی کرنا اسے بہت ہی مشکل کام لگ رہا تھا۔

"ہائے ڈئیر! کسکی یادوں میں گم ہو۔؟ "

اپنے قریب زالان کی آواز سنکر روشین اپنی سوچوں سے باہر نکل آئی۔

"نتھنگ "!

روشین جلدی سے چہرے پر مسکراہٹ سجاتے ہوئے بولی

"اٹ لیسٹ مجھے تو بتادو میں دوست ہوں تمہارہ۔"

زالان اسکے قریب لان چئیر پر بیٹھتا ہوا بولا۔

"مما میری شادی کرنا چاہتی ہیں۔"

روشین ایک پل کے توقف کے بعد دھیمے سے بولی۔

"وہاٹ !اور تم مان گئی۔ "

زالان حیرت انگیز لہجہ میں بولا۔

"مما انسسٹ کررہی تھیں ویسے بھی میری مرضی کہاں چلتی ہے۔ "

روشین افسردہ لہجہ میں بولی۔

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔
ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی
ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ
کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے
ہیں۔
(Neramag@gmail.com)
انشاءاللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات
کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔
شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

"کم آن روشین !بی بریو۔کیا ہوا تمہارے خوابوں کا۔۔۔؟ "

"کیسے خواب؟ "

روشین نے اٹکتے ہوئے اس سے پوچھا۔

"وہی خواب جو تم میرے ساتھ جینے کی دیکھتی رہی ہو۔روشین تمہاری آنکھوں میں میں نے اپنے نام کے دیئے جلتے دیکھیں ہیں۔ "

زالان پریقین لہجہ میں بولا۔

"ایسا کچھ بھی نہیں ہے زالان بھائی۔آپ صائمہ آپی کے منگیتر ہیں۔ "

روشین اٹھ کر کچھ قدم آگے بڑھتی ہوئی بولی۔

"روشین! دل کسی کی نہیں سنتا۔میرے دل میں بھی صائمہ نہیں بستی بالکل اسی طرح جس طرح تمہارے دل میں میں بستا ہوں۔یقین کرو تمہارے بنا میرا جینا محال ہے۔ "

زالان اپنے لہجہ میں درد پیدا کرتا ہوا بولا۔

"زالان بھائی پلیز! میری منگنی ہو رہی ہے۔اس بات کو اپنے دل سے نکال دیں۔ "

"روشین "!

زالان نے آگے بڑھ کر اسکا ہاتھ تھام لیا

"یقین کرو میرا تم۔اپنے دل پر پہرے مت بٹھاؤ۔محبت بہت انمول جذبہ ہے اسکی توہین مت کرو۔میں سارا الزام اپنے سر لے لونگا۔ایک بار اعتراف محبت کر لو تاکہ میں کہیں کمزور پڑوں تو تمہارے لفظ مجھے حوصلا بخشیں۔ "

زالان اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتا ہوا پر اثر لہجہ میں بولا

روشین نے بے قابو ہوتے ہوئے دل کو سنبھال کر ایک نظر زالان پر ڈالی جو مخمور نگاہوں سے اسکی طرف دیکھ رہا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"صائمہ۔۔۔صائمہ آپی کا کیا ہوگا۔ "

"صائمہ خود مجھے لائک نہیں کرتی میرا ایک دوست ہے اس میں انٹرسٹڈ ہے۔ "

زالان کی بات سنکر روشین کی آنکھوں میں حیرانی اتر آئی

"آپ یہ رشتہ ختم کروادیں گے۔ "

"آف کورس یس۔میں اپنی محبت کو کسی اور کا ہوتے ہوئے نہیں دیکھ سکتا۔صائمہ بھی ایسا ہی چاہتی ہے۔کم از کم تم مجھے مت ٹھکراؤ روشین۔تمہارے بنا میں ادھورا ہو جاؤنگا

۔ "

زالان نم لہجہ میں بولا۔

"زالان پلیز " !

روشین اسکی نم آنکھیں دیکھ کر بے چین ہو گئی۔

"زالان کے اعتراف محبت نے اسکے دل کی کلی کھلا دی تھی وہیں اسکا۔دل صائمہ میں بھی اٹکا تھا۔صائمہ کی زالان کے لئے محبت سے بخوبی واقف تھی وہ۔ "

"روشین ! کیا سوچ رہی ہو تم؟ پلیز ٹیل می۔کیا تمہے مجھ پر میری محبت پر یقین نہیں ہے "

"محبت اپنی جگہ اور اصول اپنے جگہ۔آپ میری بہن کے منگیتر ہیں اور میرے کزن اس سے بڑھ کر کچھ بھی نہیں۔ "

روشین صاف گوئی سے بولی۔

زالان کی بڑھتی ہوئی بیقراری دیکھ کر روشین ہولے ہولے قدم اٹھاتی ہوئی اپنے کمرے کی جانب چلی گئی

"اسے دور ہوتا دیکھ کر زالان لے لبوں پر ایک سفاک مسکراہٹ بکھر گئی۔

"تم مجھ سے محبت کرتی ہو روشین بی بی یہ بات تمہاری آنکھوں سے صاف ظاہر ہے اور میری محبت صائمہ تھی جو مجھ سے دور ہو گئی حساب تو دینا ہو گا۔ "

زالان غصہ سے بولا اسکی پیشانی پر پڑے ہوئے بل واضع تھے اور اس بات کے گواہ تھے کہ وہ شدید غصہ میں ہے۔

موبائل کی مدھر بیل پر اسکا ذہن روشین کی طرف سے ہٹا اور اس نے موبائل کی اسکرین پر نظر ڈالی کنزہ کا نام جگمگاتا دیکھ کر وہ قہقہ لگا کر ہنس پڑا۔

"مجھ سے کوئی بچ نہیں سکا آج تک کنزہ بی بی پھر تم کیسے بچ سکتی تھیں۔ میری پرسنالٹی اٹریکٹو ہی اتنی ہے۔ "

زالان اپنے سر پر ہاتھ پھیرتا ہوا بولا اور کال پک کرتا ہوا ٹہلنے لگا۔

"ہائے سوئیٹ ہارٹ "!

وہ پر جوش انداز میں کنزہ سے باتیں کر رہا تھا یہ جانے بغیر کہ وہ کسی کی گہری نظروں کے حصار میں ہے۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡
♡♡♡♡♡♡♡♡

روشین پاگلوں کی طرح کمرے میں چاروں طرف اپنی ڈائری کو تلاش رہی تھی۔اسے یاد تھا کہ ثمینہ کے روم میں آنے پر اس نے ڈائری تکیہ کے نیچے رکھ۔دی تھی لیکن اب ڈائری یہاں سے غائب تھی اور یہی بات روشین کو دہلا رہی رہی تھی کہ ڈائری آخر کہاں گئی اس ڈائری میں اسکی داستان محبت رقم تھی لاحاصل داستان محبت ایک ایک اسکی محبت کی شدت اور گہرائی کو بیان کرتا ہوا دل میں تلاطم برپا کر دیتا تھا۔

اس وقت روشین کے چہرے پر ایک انجانا خوف بکھرا ہوا تھا۔

"روشین! تم تیار نہیں ہوئی ابھی تک؟ "

ثمینہ نے روم میں آکر اسے اجاڑ حلیہ میں دیکھ کر پوچھا۔

"مما! میں۔۔۔ "

"روشین! میں ہرگز تمہاری کوئی بیوقوفی برداشت نہیں کرونگی۔اسد آیا ہے شاپنگ

کروانے کے لئے لے جائیگا تیار ہو کر پہنچو۔ "

ثمینہ نے اسے کچھ کہنے کا موقعہ دیئے بغیر حکم صادر کیا اور وہاں سے چلی گئیں۔

مرتا کیا نہ کرتا کہ مصداق روشین نے ایک ڈریس سلیکٹ کیا اور تیار ہونے کے لئے اٹھ کھڑی ہوئی۔

آجکل اسکا ذہن بہت منتشر تھا۔زالان کے اقرار محبت نے اس کے دل کی دنیا میں تلاطم برپا کر دیا اسکا دل بھی زالان کے ساتھ کو ہمکنے لگا تھا لیکن اسے صائمہ اور ثمینہ کا خیال بے چین کئے رہتا تھا اسکی نگاہوں تلے بار بار ثمینہ کا پر سکون چہرہ آجاتا تھا اور دوسری طرف تھی صائمہ اسکی مخلص کزن اور دوست بالکل اسے چھوٹی بہنوں کی طرح عزیز رکھتی تھی۔

"کیا وہ اسے دھوکا دے پائیگی؟ "

اور ان سب کے علاوہ صالحہ بیگم کیا وہ ایسا کرنے پر راضی ہو جائیں گی۔اسکا جرم آسانی سے معاف کر دیا جائیگا

انہی سوالوں میں الجھتے ہوئے روشین نے ایک الوداعی نظر آئینہ میں پڑتے اپنے عکس

پر ڈالی اور کمرے سے باہر نکل گئی۔

"اسلام و علیکم "!

ڈرائنگ روم میں پہنچ کر اس نے دھیرے سے سلام کیا۔

اسد کی بیقرار نظریں اسکی طرف اٹھ گئیں۔

"روشین! اتنا وقت لگاتے ہیں تیار ہونے میں کب سے اسد تمہارہ انتظار کر رہا تھا۔ "

صالحہ بیگم نے اسے دیکھ کر گھر کا

"سوری دادو "!

روشین دھیمے لہجہ میں بولی

"دادو! اب ہمیں اجازت دیجئیگا۔ "

روشین کے چہرے پر ایک مسکراتی نظر ڈال کر اسد صالحہ بیگم سے مخاطب ہوا۔

"خیر سے جاؤ۔ "

صالحہ بیگم نے انہیں دعا کی

"اپنی ماں کی اجازت پاتے ہی روشین، اسد کے ہمراہ باہر آ گئی

"روشین! اینی پرابلم؟ "

اسد کے سوال پر روشین کے چہرے پر حیرت اتر آئی

"ن۔۔۔نتھنگ۔۔۔ "

وہ نفی میں سر ہلاتی ہوئی بولی۔

"پھر اتنا اداس کیوں نظر آ رہی ہیں۔ "

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsanay|Articles|Poetry|Interviews

اسد گاڑی سے ٹیک لگا کر کھڑے ہوتے ہوئے بولا۔

"میں۔۔۔اداس نہیں ہوں۔ "

ایک پل کے توقف کے بعد اس نے دھیرے سے جواب دیا

"ہائے اسد " !

اسی پل زالان کی چہکتی ہوئی آواز سنائی دی اور روشین اپنی جگہ پر بے چین ہوا ٹھی

"روشین! اٹس ناٹ فیئر۔ "

زالان کی ناراض آواز پر روشین نے ڈرتے ڈرتے اسے دیکھا۔

"ہم اتنے اچھے دوست ہیں سب کچھ مجھ سے شئیر کرتی اور اسد کے بارے میں بتایا نہیں "

"نہیں! ایکچوئلی میں۔۔۔ "

"روشین! یہ تو سخت ناانصافی ہے "

اسد کی بات پر اسکا سانس سینے میں اٹکنے لگا

"بیوفائی کر گئی تم۔ یاد رکھوں گا میں اس بات کو۔ "

زالان کا اگلا فقرہ سنکر وہ حواس باختہ ہو گئی

"کم آن یار مذاق کر رہا ہوں۔ "

اگلے ہی پل زالان ہنستا ہوا بولا جبکہ اسد کی نگاہیں گہری نظروں سے اسکا معائنہ کر رہی تھیں۔

"سوری یار! میں نے تم لوگوں کا وقت برباد کیا "

اگلے ہی پل زالان نے معزرت خواہاں لہجہ میں کہا

"اٹس اوکے یار! روشین کے دوست ہو میرے بھی ہوئے سی یو سون۔ "

اسد ہنس کر اس سے ہاتھ ملاتا ہوا بولا جبکہ زالان کی نگاہیں روشین پر مرکوز تھیں اور روشین نظریں جھکائے کھڑی تھی

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زالان اقرار نے ایک نظر روشین کے صبیح چہرے پر ڈالی بلاشبہ وہ ایک خوبصورت لڑکی تھی۔اس وقت سجی سنوری حسین سے حسین تر نظر آرہی تھی۔ہمیشہ سادے ہلیہ میں رہنے والی روشین پر آج ٹوٹ کر روپ آیا تھا۔زالان نے ایک نے اس پر جلتی نظر ڈال کر اپنی نظریں ہٹالیں۔

صائمہ کے ہمراہ وہ ہولے ہولے قدم اٹھاتی ہوئی اسٹیج کی طرف بڑھ رہی تھی

زالان اقرار کو آج اس بات کا حقیقت میں احساس ہوا تھا کہ وہ کتنی پیاری تھی اسے

روشین پر رہ رہ کر شدید غصہ آرہا تھا لڑکیاں زالان اقرار پر مرتی تھیں۔اسکی ایک نظر التفات کے لئے ترستی تھیں روشین مکرم اس سے محبت کرتی تھی لیکن اس نے اپنی دوست کے خاطر اسے ٹھکرادیا تھا۔اپنی ماں کی خواہش پر سر جھکادیا تھااور اس وقت ہنسی خوشی اسد سے منگنی کی تیار بیٹھی تھی۔زالان اقرار کو ٹھکرا کراور یہی بات پل پل زالان اقرار کے خون کھولانے کا سبب بن رہی تھی۔

"روشین مکرم !پہلے تمہاری وجہ سے صائمہ نے میری بے عزتی کی،تم نے میری بے عزتی کی مجھ سے محبت کرنے کے باوجود تم نے مجھے ٹھکرادیا۔اس بات کاخمیازہ تمھے بھگتناہو گاابھی اور اسی وقت۔"

زالان اقرار نے خود کلامی کی۔اسکی نظریں مسلسل روشین اور اسد پر جمی ہوئی تھی۔ اسد کی سرگوشیوں پر اسکا گلابی پڑتا چہرہ دیکھ دیکھ کر زالان اقرار بمشکل اپنا غصہ ضبط کر رہا تھا۔

"اجازت ہے۔"

اسد کی والدہ نے رنگ اسد کو پکڑانے سے پہلے صالحہ بیگم سے اجازت چاہی۔

"بالکل! نیک کام میں دیر کیسی۔ "

صالحہ بیگم نے خوشدلی سے جواب دیا۔

"اسد! اب یہ رنگ روشین کو پہناؤ مجھ سے اب بالکل بھی صبر نہیں ہو رہا ہے۔ "

اسد کی والدہ کی بات سنکر زالان کے ماتھے پر پڑے ہوئے بل اور گہرے ہو گئے وہ مضبوط قدم اٹھاتا ہوا سٹیج کی طرف بڑھ گیا۔

"ارے آنٹی! اتنی جلدی کس بات کی ہے۔پہلے کچھ حقیقت تو جان لیں۔ "

زالان کی بات پر اسد کے پہلو میں بیٹھی ہوئی روشین کا سانس حلق میں اٹکنے لگا وہ خوفزدہ نظروں سے اسکی طرف دیکھنے لگی۔

"زالان" !

"ایک منٹ صائمہ" !

زالان اسکی بات کاٹکر بولا۔

"کیسی حقیقت؟ کس حقیقت کی بات کر رہے ہو تم؟ "

اسد نے اس سے پوچھا

اس وقت سب کے چہرے پر حیرانگی تھی۔صائمہ غصہ سے اسکی جانب دیکھ رہی تھی جبکہ روشین کا خوف سے براحال تھا۔

"رائٹ کوئیشچن "!

زالان ایک خالی صوفہ پر بیٹھتا ہوا بولا۔

"چاچی! کیا آپ نے منگنی سے پہلے روشین کی مرضی پوچھی تھی۔ "

"زالان! کیوں بیکار کی بحث کررہے ہو تم۔ظاہر ہے ثمینہ نے روشین کی مرضی پوچھی تھی۔"

سعدیہ نے اکتاہٹ بھرے لہجہ میں جواب دیا۔

"روشین! تمہے اگر اسد سے ہی منگنی کرنا تھی تو پھر وہ سب کیا تھا۔؟ "

زالان کے سوال کرنے پر سبکی نگاہیں روشین کی طرف مرکوز ہوگئیں۔جبکہ اسے اس پل یوں محسوس ہورہا تھا کہ زمین پھٹے اور وہ اس میں سما جائے۔

"زالان! بکواس بند کرواپنی۔تمہاری فطرت سے۔اچھی طرح واقف ہوں میں۔"

صائمہ دھیمے مگر مضبوط لہجہ میں بولی۔

"روشین! جواب دو کیا تمہارے نزدیک رشتوں ناطوں کی کوئی اہمیت نہیں۔کہاں گئی وہ محبت جو تم مجھ سے کرتی تھی۔سارے عہد وپیمان بھلادئے۔وہ وعدے قسمیں سب کیا تھیں۔؟ "

زالان مصنوعی درد طاری کرتا ہوا بولا۔

"چ۔۔۔جھوٹ بول۔رہے ہو تم۔میں تم تمہارے ساتھ کوئی بھی۔۔۔۔ "

"جھوٹ! تمہارے نزدیک یہ جھوٹ تھا روشین۔ "

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زالان یکدم چیخا۔

"تم میرے دل سے کھیل رہی تھیں اور میں بیوقوف انسان اسے سچی محبت سمجھ بیٹھا۔
"

"زالان! میری بیٹی ایسی نہیں ہے۔اس پر الزام تراشی بند کرو۔ "

ثمینہ خود پر بمشکل قابو پاتے ہوئے بولیں

"یہ الزام نہیں حقیقت ہے چچی۔میرے پاس ثبوت ہے۔ "

زالان جیب سے کچھ پیپرز نکالتا ہوا بولا۔

"اپنی بیٹی کی رائٹنگ تو پہچانتی ہونگی آپ۔سارے خطوط پڑھ سکتی ہیں آپ جو مجھے بھیجے گئے ہیں۔ "

"میں نہیں مان سکتی۔"

ثمینہ نے نفی میں سر ہلایا۔

"چچی! آپ ان خطوط پر بھروسہ نہیں کرتیں لیکن یہ ڈائری بارہا آپ اپنی بیٹی کے ہاتھ میں دیکھ چکی ہیں۔خود پڑھ لیں کتنی جگہ اس بات کا اعتراف کیا گیا ہے کہ زالان اقرار سے محبت کرتی ہے۔ "

زالان کے ہاتھ میں ڈائری دیکھ کر روشین ساکت ہو گئی اسکے ہاتھ میں وہی ڈائری تھی جو روشین پاگلوں کی طرح ڈھونڈ رہی تھی لیکن اسکے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ وہ ڈائری زالان کے پاس ہو گی۔

"روشین! کیا ہے یہ سب؟ "

صالحہ بیگم نے سرد لہجہ میں اس سے جواب طلب کیا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

صائمہ نے ایک نظر روشین کی طرف ڈالی جو ڈبڈبائی ہوئی آنکھوں سے ڈائری اور خطوط کی طرف دیکھ رہی تھی۔

صائمہ نے بغور ان خطوط کی طرف دیکھا بلاشبہ یہ روشین کی رائٹنگ تھی۔اسے کسی بھی طرح اس بات کا یقین نہیں ہو رہا تھا کہ روشین بھی ایسا کر سکتی ہے۔

"روشین! جواب دو! میں کچھ پوچھ رہی ہوں۔ "

صالحہ بیگم نے دوبارہ سرد لہجہ میں جواب طلب کیا۔

ثمینہ خالی خالی نظروں سے روشین کو دیکھ رہی تھیں انہیں کسی بھی پل اس بات پر یقین نہیں آ رہا تھا کہ روشین بھی ایسا کر سکتی ہے۔

"مجھے یہ منگنی نہیں کرنا۔ "

اسد اٹھ کھڑا ہوا۔

"ارے ہمیں کیا معلوم تھا کہ چہرے سے بھولی بھالی نظر آنے والی یہ لڑکی حقیقت میں ایسی ہے۔ "

اسد کی والدہ اس پر ایک نظر ڈال کر تذہیک آمیز لہجہ میں بولیں۔

"بہن! رکیں تو سہی۔میری بیٹی ایسی نہیں ہے۔"

ثمینہ نے انہیں روکنا چاہا لیکن وہ سب نظر انداز کرتے ہوئے چلے گئے۔

"روشین! جواب دو۔ "

"نانو! آپ نے زالان سے جواب طلب کیا کہ میرے ساتھ منگنی ہونے پر وہ روشین کے ساتھ محبت کے اس کھیل میں شریک کیوں ہو گیا اور یونی میں اسکا کتنی لڑکیوں کے ساتھ افئیر تھا۔ "

"صائمہ! تم نے میرے بیٹے پر کیچڑ اچھالنے کی ہمت کیسے کی؟ "

سعدیہ ترش لہجہ میں بولیں۔

"میری بیٹی ایسا نہیں کر سکتی۔ "

ثمینہ خالی خالی لہجہ میں بولی جبکہ روشین خاموش بیٹھی اپنی قسمت پر آنسوں بہا رہی تھی۔

"زالان! تم اس سے محبت کرتے ہو۔تم آج اور ابھی اسی وقت روشین سے نکاح کر رہے ہو۔ "

صالحہ بیگم فیصلا کن انداز میں بولیں۔

"دادو! میں آنکھوں دیکھی مکھی نہیں نگل سکتا۔ میں نے یہ رشتہ محض اس لئے توڑا ہے کہ ہمارے خاندان کی بدنامی نہ ہو۔ "

"تم نے اس خاندان کی بدنامی کے خوف سے نہیں بلکہ روشین پر کیچڑ اچھالنے کے لئے یہ سب ناٹک رچا ہے زالان اقرار۔ "

صائمہ غصہ سے بولی اسے افسوس ہو رہا تھا خود پر کہ وہ اس شخص کے نام پر بچپن سے بیٹھی تھی۔

"صائمہ! کیا یہ سب نظر نہیں آتا تمہارے پڑھائی کے نام پر جانے کیا کیا گل کھلاتی رہی ہو۔ ہمارے خاندان کی عزت رول دی۔ جیسی ماں ویسی بیٹی۔ پہلے اسکی ماں نے میرے بیٹے کو پھنسایا تھا۔ "

صالحہ بیگم زہر خندہ لہجہ میں بولی

انکی بات سنکر ثمینہ اپنی جگہ تڑپ کر رہ گئیں۔

"بس کر دیں دادو! ایسا کچھ بھی نہیں ہے جھوٹ ہے یہ سب میرا کسی سے کوئی چکر

نہیں ہے۔"

روشین نے زبان کھولی

"روشین! تمہاری وجہ سے میں اپنے دوست تک سے نظر نہیں ملا سکتا آخر تمھے خاندان کی عزت رول کر ملتا کیا ہے۔"

زالان چہرے پر مظلومیت سجائے ہوئے بولا

"نکل جاؤ! اس وقت میرے گھر سے دونوں ماں بیٹی۔ایک پل کے لئے بھی مجھے تم لوگوں کا وجود برداشت نہیں ہے۔"

"اماں! ہم کہاں جائیں گے۔رحم کریں ہم پر۔"

ثمینہ انکے آگے ہاتھ جوڑتے ہوئے بولیں۔

"میرا فیصلا اٹل ہے۔"

صالحہ بیگم کا فیصلا حتمی تھا۔

"میرا ابھی فیصلا سن لیں آپ نانو! مجھے اس دھوکے باز،مکار شخص سے شادی نہیں کرنی میں ابھی یہ رشتہ توڑتی ہوں۔"

صائمہ ہاتھ میں پہنی ہوئی رنگ صالحہ بیگم کے ہاتھ میں رکھتی ہوئی بولی۔

"تم! تم۔۔۔۔اس لڑکی کی خاطر مجھ سے رشتہ توڑ رہی ہو۔ "

زالان ایک شعلہ بار نظر روشین پر ڈال کر بولا۔

"مامی اور روشین کو میں اپنے گھر لے جاؤنگی۔ "

"صائمہ! تم غصہ میں ہو۔ہواس بجا نہیں ہیں تمہارے۔ "

"امی! آپکو اپنی بیٹی پر بھروسہ ہے یا سکی طرح آپ بھی بے ضمیر ہو گئیں ہیں۔ "

"صائمہ! حد میں رہو۔"

"نانو! میں بہت خاموش رہ لی لیکن اب خاموش نہیں رہنو گی۔روشین کے کردار میں کوئی خامی نہیں خامی زالان اقرار کے کردار میں ہے یہ ایک مکار۔۔۔۔ "

صائمہ کی بات سنکر صالحہ بیگم کا ہاتھ گھوما اور صائمہ کے رخسار پر ثبت ہو گیا۔

سبھی اپنی جگہ حیرت زدہ کھڑے تماشہ دیکھ رہے تھے۔

"روشین! سچ سچ بتاؤ کیا ہے یہ سب؟ "

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interview

ثمینہ نے اکھڑتی ہوئی سانوں کے بیچ پوچھا۔

"امی! ایسا کچھ بھی نہیں ہے جیسا سب کے سامنے ظاہر کیا گیا ہے۔ "

روشین روتے ہوئے بولی

"تم میرے بیٹے کو موردالزام ٹھہرا رہی ہو اپنی بدکرداری کو میرے بیٹے کے سر۔۔۔ "

"بھابھی! رحم کریں۔ میری بچی ایسی نہیں ہے وہ بہت بھولی ہے۔ "

ثمینہ روتے ہوئے بولیں۔

"روشین! زالان کی بات سچ ہے یا جھوٹ۔ "

صالحہ بیگم نے اسکا رخ اپنی طرف کرتے ہوئے پوچھا۔

"روشین! جواب دو اپنی ماں کی قسم ہے تمہے سچ سچ بتاؤ۔ "

ثمینہ دل میں اٹھتے ہوئے درد کی ٹیسوں کو بمشکل قابو کرتی ہوئی بولیں۔

"میں محبت کرتی تھی زالان سے لیکن۔۔۔۔۔"

روشین دھیمے سے ہمت مجتمع کرتے ہوئے بولی۔

اگلے ہی پل صالحہ بیگم کا ایک اور تھپڑ روشین کے رخسار پر ثبت ہو گیا۔

"میں محبت ضرور کرتی تھی زالان سے لیکن ایسا کچھ بھی نہیں ہے جو زالان نے بتایا میں نے کوئی خط نہیں لکھے زالان کو۔ "

روشین اپنے رخسار پر ہاتھ رکھے ہوئے ڈبڈبائی ہوئی نظروں سے ثمینہ کو دیکھتی ہوئی بولی۔

روشین کی بات سنکر ثمینہ صوفہ پر ڈھے گئیں اور اگلے ہی پل ہوش و خروش سے بیگانہ ہو گئیں۔ "

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡
♡♡♡♡♡♡♡♡

"کہاں جا رہی ہو صائمہ ؟ "

صبا نے ہاتھ میں سوپ کا باؤل دیکھ کر پوچھا۔

"امی روشین نے کل سے کچھ بھی نہیں کھایا "

"دو تین وقت کھانا نہ کھانے سے کوئی مر نہیں جاتا۔ تم نے زیادہ سر پہ چڑھا رکھا ہے۔ "

"امی ! آپ بھی سکی طرح زالان کی چالبازیوں میں پھنس رہی ہیں روشین حقیقت میں ایسی نہیں ہے وہ بہت بھولی ہے۔ "

"اس نے خود اعتراف نہیں کیا کہ وہ بھی زالان سے محبت کرتی ہے اور اسکے اعتراف محبت نے بھابھی کی جان لے لی۔ "

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"امی ! مامی نے اسے اپنی قسم دی تھی اس نے سچ بولا تھا۔ میں لا علم نہیں ہوں اس بات سے لیکن روشین نے کبھی بھی اسکو پانے کی تمنا نہیں کی تھی۔ "

"صائمہ ! مجھے سمجھ نہیں آتا کہ تمہے اس سے اتنی ہمدردی کیوں ہے ؟ "

صبا بیزاری سے بولی۔

"امی ! بھائی کی بیٹی ہے آپکی وہ۔ یقین کریں اس پر نہیں اپنی بیٹی پر وہ بد کردار نہیں اسکے چہرے پر لکھی سچائی نظر نہیں آتی آپکو اسکی آنکھوں میں پھیلی بے بسی، تڑپ کچھ

بھی نظر نہیں آتا آپ کو۔ "

صائمہ کی بات پر صبا سر جھکا گئیں حقیقت یہی تھی کہ روشین بہت بھولی تھی زمانے کی چالبازیوں سے انجان۔ اسکی اپنی چھوٹی سی دنیا تھی وہ رنگ، پھولوں، اور خوشبو میں خوش رہنے والی لڑکی تھی۔

"پھوپھو "!

روشین کی مدھم پکار پر صبا بیگم نے مڑ کر دیکھا دروازے پاس روشین کھڑی تھی اسکی گلابی رنگ زرد تھی ہونٹ پپڑی زدہ، آنکھوں کے گرد حلقے تھے بال بے ترتیب بکھرے ہوئے تھے یہ روشین کہیں سے نظر نہیں آرہی تھی۔

"میری ماں نے مجھ سے اپنی قسم دیکر سچ پوچھا تھا میں نے سچ بولا تھا اب بھی بول رہی ہوں۔ میں زالان اقرار سے محبت کرتی تھی میری اس محبت کی رازدار میری ڈائری تھی میں نے کبھی بھی زالان اقرار کو پانے کی تمنا نہیں کی تھی۔ وہ خط میں نے نہیں لکھے اور وہ ڈائری زالان کے پاس کیسے پہنچی میں نہیں جانتی۔ آپ صائمہ آپی سے ناراض مت ہوں۔ دادو آپ سے اس بات سے خفا ہیں کہ میں آپکے گھر میں ہوں۔ آپکو گھر میں گھسنے کی اجازت نہیں ہے۔ آپکا غصہ جائز ہے۔ میں جارہی ہوں یہاں سے۔ "

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

روشین دھیمے لہجہ میں بات مکمل کر کے پلٹی۔

"کہاں جاؤ گی تم؟ "

صائمہ نے اسے زبردستی روکتے ہوئے پوچھا۔

"کہیں بھی، کوئی شیلٹر ہوم۔۔۔ "

"تمھے کہیں جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ مکرم میرا دوست تھا۔ تم اسی گھر میں رہو گی۔ "

ایاز احمد اسکے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولے۔

"ڈیڈ! تھینک یو سو مچ۔ "

صائمہ انکے بازو سے لگتی ہوئی بولی

"صبا! بھتیجی ہے یہ تمہاری، تمہارے بھائی کی بیٹی۔ سب کی طرح تم نے زالان کی بات پر اعتبار کر لیا۔ وہ خطوط کیا گارنٹی ہے کہ روشین نے لکھے۔ اسکی رائٹنگ نقل بھی تو کی جاسکتی ہے۔ "

ایاز احمد کی بات پر صبا نے نظر اٹھا کر روشین کو دیکھا جسکی آنکھوں سے اشک رواں تھے

وہ سر جھکائے کھڑی ہوئی تھی۔

"میں نہیں جانتی کہ سچ کیا ہے لیکن میں جتنا تمہے جانتی ہوں اس بنا پر یہ بات ضرور کہہ سکتی ہوں کہ روشین ایسا نہیں کر سکتی۔ "

صبا اسے گلے لگاتے ہوئے بولیں۔

"تھینک یو پھوپھو۔ "

روشین انکے سینے سے لگ کر زارو قطار رونے لگی۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡
♡♡♡♡♡♡♡♡

نشال کے بیڈروم میں قدم رکھتے ہی اسکی نظر بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے زالان پر پڑیں بظاہر تو اسکی نظریں ٹی وی کی اسکرین پر جمی ہوئی تھیں لیکن چہرے پر گہری سوچ کی پرچھائیاں تھیں۔

"کس دلربا کی یادوں میں گم ہو؟ "

نشال نے ریموٹ اٹھا کر ٹی وی آف کرتے ہوئے طنزیہ انداز میں پوچھا۔

"وہاٹ ہیپنڈ؟ "

اسکی آواز پر زالان پلکیں جھپکاتا ہوا اسکی طرف متوجہ ہو گیا

"ایسا کونسا گناہ ہے زالان اقرار جو ایک پل تمھے سکون سے نہیں رہنے دیتا کسکی یاد تمھے پل پل تڑپاتی ہے۔ "

نشال نے جلتی ہوئی نظر اس پر ڈالی

اسکی بات پر زالان نے سائیڈ ٹیبل پر رکھی ہوئی کتاب اٹھا کر چہرے کے سامنے کر لی۔

وہ نشال کی بات کا کوئی جواب نہیں دینا چاہتا تھا کیونکہ وہ اسکی عادت سے بخوبی واقف تھا۔ان لوگوں کی باتوں کا اختتام لڑائی پر ہوتا تھا اور زالان یہاں پر اس بات کا متحمل نہیں ہو سکتا تھا۔

"بائی داوے کیا نام ہے تمہاری اس کزن کا۔۔ "

نشال صوفہ پر بیٹھ کر سوچنے کی اداکاری کرتی ہوئی بولی۔

"ہممم! یاد آیا۔روشین۔وہ یہاں نہیں آئی۔آفٹر آل تم کزن ہو اسکے تم سے بھی ملنے نہیں آئی "

"وہاٹس یور پرابلم نشال؟ "

اگلے ہی پل کتاب رکھ کر زالان سر دتاثر لئے اسکی طرف متوجہ ہوا۔

"پرابلم مجھے نہیں تمھے ہے زالان اقرار۔ویسے میں نے یہ بھی سنا ہے کہ تمہارے ملک چھوڑنے کا ریزن یہی لڑکی تھی۔ "

"نشال۔ "!

زالان نے اسے سخت لہجہ میں پکارا اس وقت نشال اسکا صبر آزما رہی تھی۔

"میں نے غلط کہا کیا؟اگر میں غلط ہوں تو وہ تم سے ملنے کیوں نہیں آئی جبکہ تم دونوں ایک دوسرے سے محبت کے دعوے دار تھے اور۔۔۔ "

"نشال اسٹاپ اٹ "!

اگلے ہی پل زالان چلا اٹھا۔

"ڈونٹ بی لاؤڈ۔کیپ یور وائس ڈاؤن۔"

نشال اسکے دوبدو چلا کر بولی

"تم مجھ سے کچھ چھپا نہیں سکتے ہو زالان اقرار تمہاری حقیقت کا علم ہے مجھے۔ "

نشال کا اگلا فقرہ سنکر زالان کے چہرے کا رنگ ایک پل کے لئے بدلا۔

"ر میمبر ون تھنگ مسٹر زالان میں صائمہ اور روشین نہیں ہوں۔ اگر میرے ساتھ کوئی ایسی ویسی حرکت کی تو خیر نہیں ہو گی تمہاری۔ "

سخت لہجہ میں کہتے ہوئے کمرے سے نکل گئی

اسکے جانے کے بعد زالان اپنا سر ہاتھوں میں تھام کر صوفہ پر بیٹھ گیا۔ نشال کو زالان اپنے کئے ہوئے گناہوں کی سزا سمجھتا تھا۔ اس کے دل پر رکھا ہوا بوجھ کچھ کم ہو جائے اس آس پر وہ جی رہا تھا۔ لیکن کرب دن بہ دن بڑھتا جا رہا تھا۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

روشین نے چائے مگ میں ڈال کر مگ سلیقہ سے ٹرے میں رکھا اور بیڈ روم میں آ گئی۔

فرزام ہنوز اسی پوزیشن میں لیٹا ہوا تھا جس پوزیشن میں تھوڑی دیر پہلے روشین اسے چھوڑ کر گئی تھی۔

"فرزام "

اسکی پکار پر فرزام اٹھ بیٹھا اور سوالیہ نظروں سے اسکی طرف دیکھنے لگا۔

"میں چائے بنا کر لائی ہوں۔ مجھے لگا اسکی ضرورت ہے آپکو۔ "

روشین نے اسکی آنکھوں میں موجود سوال کا جواب دیا۔

"تھینکس روشین۔ "

فرزام نے مسکراتے ہوئے مگ کی طرف ہاتھ بڑھایا لیکن بے دھیانی میں مگ اسکے ہاتھ سے چھوٹ گیا۔ گرم گرم بھانپ اڑاتی ہوئی چائے روشین کے ہاتھ اور پاؤں پر گری۔ تکلیف کی شدت سے روشین کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔

"سوری روشین! ایکچوئلی میں۔۔۔۔ "

فرزام اسکی تکلیف پر تڑپ اٹھا۔

"اٹس او کے فرزام! آئیم فائن۔ "

اگلے ہی پل روشین اپنے آنسوں پیتی ہوئی بولی۔

"دکھاؤ مجھے۔ "

فرزام نے اسکا پکڑا۔

گرم گرم چائے گرنے کی وجہ سے اسکے ہاتھ کی پشت بے حد سرخ ہو رہی تھی۔

"روشین چلو ڈاکٹر کے پاس چلتے ہیں تمہارے ہاتھ اور پاؤں دونوں پر چائے گری ہے۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

فرزام کی نظر اسکے سرخ پاؤں پر پڑی وہ فوراً اٹھ کھڑا ہوا۔

"فرزام! ڈاکٹر کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔میں ٹھیک ہوں۔ "

اسکو شرمندہ دیکھ کر روشین جلدی سے بولی

"تم بیٹھو یہاں میں فرسٹ ایڈ باکس لاتا ہوں۔ "

فرزام اسکا ہاتھ تھام کر احتیاط سے اسکا ہاتھ پکڑ کر بیڈ پر بٹھا کر فرسٹ ایڈ باکس لینے چلا

گیا

روشین کو گزرے ہوئے لمحہ یاد آئے تو اسکے چہرے پر ایک پل کے لئے زخمی مسکراہٹ بکھر گئی۔

"مجھے اپنا ہاتھ دکھاؤ میں کریم لگا دیتا ہوں۔ "

فرزام اگلے ہی لمحہ اسکے نزدیک بیڈ پر بیٹھتا ہوا بولا۔

اسکے لہجہ میں اس وقت روشین کے لئے فکر مندی تھی۔

"لاؤ ہاتھ دکھاؤ۔"

فرزام میں ٹھیک ہوں۔ معمولی سا ہاتھ جلا ہے۔ "

روشین نے اسکی گرفت سے اپنا ہاتھ آزاد کروانہ چاہا۔

"یہ معمولی لگ رہا ہے تمھے پاؤں دیکھو اپنا کتنا سرخ ہو رہا ہے۔ کتنی جلن ہو رہی ہو گی مجھے اندازہ ہے۔ "

فرزام اسکی بات کا ٹکر خفا لہجہ میں بولا۔

"فرزام پلیز"!

اسے پاؤں کی طرف ہاتھ بڑھاتا دیکھ کر روشین نے جلدی اسے اسکا ہاتھ تھام لیا

"فرزام پلیز! کیوں مجھے شرمندہ کر رہے ہیں۔میں پیروں میں خود لگا لونگی۔ "

"بٹ روشین میں۔۔۔ "

"فرزام پلیز! آپ شوہر ہیں میرے۔مجھے بالکل بھی اچھا نہیں لگیگا کہ آپ میرے پاؤں کو ہاتھ لگائیں۔ایک عورت کے لئے شوہر کا رتبہ بہت بڑا ہوتا ہے۔"

روشین کی بات پر فرزام نے نظر اٹھا کر روشین کے چہرے کی طرف دیکھا۔روشین کی نظریں اسکی لو دیتی ہوئی نگاہوں سے مل گئیں۔روشین نے جلدی سے اپنی پلکوں کی جھالر گرا دی۔اس وقت فرزام کی آنکھوں میں دیکھنا اسکے لئے محال تھا۔فرزام کے ہاتھ میں موجود اسکا ہاتھ کپکپا کر رہ گیا۔

اپنے ہاتھ کی گرفت میں موجود اسکا نرم کپکپاتا ہوا ہاتھ فرزام کے لبوں پر مسکراہٹ بکھیر گیا

"روشین " !

اس نے جذبوں سے چور آواز میں اسے پکارا۔

"اسکی پکار پر روشین نے نظر اٹھا کر فرزام کی آنکھوں میں دیکھا۔اسکی آنکھوں میں محبت کا دریا موجزن تھا۔فرزام اسے معنی خیز نظروں سے دیکھ رہا تھا۔اسکی نظروں کے ارتکاز پر روشین کے دل کی دھڑکن تیز ہوگئی۔اس نے گھبرا کر اپنا ہاتھ فرزام کی گرفت سے آزاد کروایا۔

روشین کے گھبرا کر ہاتھ چھڑانے پر فرزام نے نظر اٹھا کر دلچسپی سے اسکے سرخ چہرے کو دیکھا جس پر ایک رنگ آجا رہا تھا۔

"میں۔۔۔میں سونا چاہتی ہوں۔"

اگلے ہی پل روشین دھیمے سے بولی۔

"اوکے۔ "

فرزام بنا ایک پل کا توقف کئے وہاں سے اٹھ کر بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا لیکن اسکی نظریں مستقل گھبرائی گھبرائی سی روشین پر تھیں۔

روشین نے لیٹ کر بلینکٹ سے چہرہ ڈھانپ لیا تھا اسے اپنا دل زور زور سے دھڑکتا ہوا

محسوس ہو رہا تھا۔فرزام کی نظروں میں اس سے پہلے معنی خیزی اس نے نہیں محسوس کی تھی۔ گزشتہ کئی دنوں سے فرزام کے لمس پر اسکا دل نے اسی طرح شور مچانا۔شروع کر دیتا تھا۔

"شب بخیر۔ "

فرزام نے ایک پل کے لئے اسکے چہرے سے بلنکٹ ہٹا کر سرگوشی کی۔

فرزام کے بلینکٹ ہٹانے پر روشین نے جلدی سے اپنی آنکھوں کو بند کر لیا۔

فرزام کے لبوں پر رقص کرتی ہوئی مسکراہٹ مزید گہری ہوگئی۔

فرزام نے ایک نظر آنکھیں بند کئے ہوئے روشین پر ڈالی اگلے ہی پل فرزام کی انگلیاں روشین کے ریشمی بالوں میں گردش کرنے لگیں۔

اسکے لب دھیرے دھیرے ہل رہے تھے۔

مجھے تم سے یہ کہنا تھا

مجھے تم سے محبت تھی

مجھے تم سے محبت ہے

مرے دن رات میں تم ہو

مری ہر بات میں تم ہو

خوشی کے جتنے بھی موسم

تمہارے ساتھ دیکھے ہیں

میرے جیون کا حاصل ہیں

تمہارے نام کا جگنو،

تمہارے لمس کی خوشبو،

تمہارے پیار کا جادو،

میری رگ رگ میں شامل ہیں

میں اپنی ذات کے چاہے کس موسم میں رہتا ہوں

ہر اک موسم تمہارہ ہے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تمہارہ ساتھ پیارا ہے

مرے ہر پل میں رہتی ہو

مرا دل ہے پاگل سا

تم اس پاگل میں رہتی ہو

سنو! تم سے یہ کہنا ہے

کہ تم میری محبت سے کبھی بدگماں مت ہونا

کہ میری زندگانی کے سبھی رستے جو سچ پوچھو

تمہاری سمت آتے ہیں

میں تم سے دور رہ پاؤں یہ اب ممکن نہیں جاناں

ہر اک موسم تمہارہ ہے

تمہارہ ساتھ پیارا ہے

سنو! اے ہمسفر میری

روشین بظاہر تو سو رہی تھی لیکن اسکی ہسیات فرزام کی طرف متوجہ تھیں۔فرزام بھی اس بات سے بخوبی واقف تھا۔ان دونوں کے بیچ معنی خیز خاموشی رقص کر رہی تھی

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔
ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلیئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلیئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

فرزام نے ایک نظر امل سے باتیں کرتی ہوئی روشین پر ڈالی۔بظاہر تو وہ امل سے ہنس ہنس کر بات کر رہی تھی لیکن اس ہنسی کے پیچھے کتنا کرب چھپا ہوا تھا وہ اس بات سے بخوبی واقف تھا۔آج روشین نے اس گھر میں چار مہینہ کے عرصہ بعد قدم رکھا تھا کہنے کو یہ اسکا میکا تھا لیکن وہ یہاں بہت کم آتی تھی۔

"ہائے مسٹر فرزام! آئی ہوپ آپ نے مجھے پہچان لیا ہو گا۔ "

فرزام نے نظر اٹھا کر اسکی سمت دیکھا

"جی بالکل! میری میمری ویک نہیں ہے میں پہچان چکا ہوں آپکو۔ "

فرزام ایک گہری نظر نشال پر ڈالتا ہوا بولا۔وہ نشال سے بخوبی واقف تھا۔اسکی کلاس فیلو کی بہن تھی لندن میں پڑھائی کے دوران اس سے ملاقات ہوئی تھی۔

"اپنے ہسبینڈ سے نہیں ملواؤ گی۔ "

"وہائی ناٹ؟ شیور۔بٹ تمہے اپنی وائف سے اسپیشلی ملوانا ہو گا۔ "

نشال کی بات پر فرزام نے اشارے سے روشین کو اپنے قریب بلایا۔

"فرزام میٹ مائی ہسبینڈ زالان اقرار۔ "

"نائس ٹو میٹ یو۔ "

فرزام اس سے ہاتھ ملاتا ہوا خوشدلی سے بولا۔

روشین نے پہلو بدل کر فرزام کی طرف دیکھا۔اسے اگر علم ہوتا کہ نشال اور فرزام کی پہلے سے واقفیت ہے تو وہ یہاں پر کبھی بھی نہیں آتی۔ "

"نشال میٹ مائی لونگ وائف روشین فرزام۔ "

فرزام نے شانوں کے حلقہ میں لیتے ہوئے اسکا تعارف کروایا۔

روشین بظاہر تو مسکرا رہی تھی لیکن اسکے دل و دماغ میں ایک طوفان اٹھا ہوا تھا۔

"زالان یہ تمہاری کزن روشین ہے نہ۔ "

نشال کے انجان بنکر کہنے پر زالان نے اسے گھور کر دیکھا۔

"اینی پرابلم مس نشال "!

فرزام نے نشال کی آنکھوں میں ڈال کر سوال کیا۔

"فرزام میں جا۔۔۔ "

"رکو روشین! کہاں جا رہی ہو؟ "

نشال نے اسکا ہاتھ پکڑ کر روکا

فرزام نے اسکا ہاتھ اپنی مضبوط گرفت میں لے لیا اور آنکھوں ہی آنکھوں میں اسے رلیکس رہنے کا اشارہ کیا لیکن اس وقت روشین جس مرحلہ سے گزر رہی تھی اسکے پاس فرزام کی آنکھوں میں دیکھنے کا وقت نہیں تھا۔اسکی آنکھیں یہ سوچ کر ایک پل میں نم ہو گئیں کہ خدا ناخواستہ اسکا ماضی فرزام کے سامنے آشکار ہو جائے۔

"فرزام دعوے تو بہت کرتے تھے تم لیکن تم نے روشین کو اپنا لائف پارٹنر چوز کیا۔ "

نشال نے مضحکہ خیز انداز میں کہا۔

"نشال اٹس ٹو مچ۔ "

زالان نے دھیمی آواز میں اسے ٹوکا۔

"روشین میری لائف پارٹنر ہے مجھے اس بات پر فخر ہے نشال۔ "

فرزام کی بات پر روشین کی نگاہ بے اختیار زالان کی طرف اٹھ گئی اس سے نظر ملتے ہی زالان نے فوراً اپنی نظریں جھکا لیں۔

"لگتا ہے تمہاری بیوی نے تمھے سب باتوں سے لاعلم رکھا ہے اس نے کچھ بھی نہیں بتایا کہ وہ اس گھر میں کیا کیا خواب دیکھتی رہی ہے۔۔۔ "

نشال کی بات سنکر روشین کے چہرے کا رنگ فق ہو گیا۔

"نشال حد میں رہو اپنی۔ "

"بس مسٹر زالان! بہت رہ لی میں اپنی حد میں۔ "

نشال ایکدم تیز لہجہ میں چیخی۔

اسکے چلانے پر سبھی اسکی طرف متوجہ ہو گئے۔

"فرزام بہت فخر ہے نہ تمھے اپنی بیوی کا کبھی اس سے ماضی کے بارے میں سوال کرنا کہ تم سے ملنے سے پہلے یہ کس کس کے تصور سے اپنے۔۔۔۔ "

"نشال جسٹ شٹ اپ۔۔ "

فرزام زوردار آواز میں دہاڑا۔

"تم نے مجھے ٹھکرایا تھا نہ فرزام۔ مجھے ٹھکرا کر تم نے اس سے شادی کی جو اس لائق بھی نہیں۔اس کے بارے میں کبھی کچھ جاننے کی کوشش کی۔ کبھی اسکا ماضی جاننے کی کوشش کی۔ "

نشال غصہ سے چیخ رہی تھی۔اسکی آواز پر سبھی لوگ انکے ارد گرد جمع ہو گئے تھے۔

روشین کا دل چاہ رہا تھا کہ زمین پھٹے اور وہ اس میں سما جائے۔

"مجھے اسکا ماضی کریدنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ "

"تم نہیں جانتے تو میں بتا دیتی ہوں۔روشین ان خطوط کے بارے میں کبھی فرزام ۔۔۔۔ "

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نشال کی بات سنکر روشین کی آنکھوں سے اشک رواں ہو گئے

"نشال تم حد میں رہو اپنی۔"

صالحہ بیگم نے اسے ٹوکا

"اگر یہ حد اپنے بچوں کو بتا دیتیں تو آج یہ دن نہ دیکھنا پڑتا۔ "

نشال بد لحاظی سے بولی

"کس کس سے ان لوگوں کا ماضی چھپائیں گیں۔آخر بتائیں گی کہ آپکی اکلوتی بیٹی گھر کیوں نہیں آتی اور آپکی نواسی کی شادی زالان سے کیوں نہیں ہوئی۔فرزام کو آپ نے ہر حقیقت سے بڑی چالاکی سے بے خبر رکھا۔۔۔۔

نشال کی باتیں سنکر روشین کے لبوں سے ایک سسکی نکل پڑی۔

فرزام نے ایک بے چین نظر اس پر ڈالی جسکا چہرہ آنسوؤں سے تر تھا۔چہرے پر کرب کے آثار بکھرے ہوئے تھے۔

"مس نشال مجھے ماضی کریدنے کا کوئی شوق نہیں ہے۔روشین پر مجھے اعتماد ہے۔اس نے مجھ سے کوئی بات چھپائی نہیں ہے مجھے ہر ایک بات کا علم ہے۔جن خطوط کا تم حوالا دے رہی ہو میری نظر میں انکی کوئی وقعت نہیں۔"

فرزام دھیمے مگر مضبوط لہجے میں بولا۔

اسکی بات سنکر روشین نے بے یقینی سے اسکی طرف دیکھا۔

اگلے ہی پل روشین کا ہاتھ پکڑ کر فرزام اسے بھیڑ سے نکال کر لے گیا۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

♡♡♡♡♡♡

"فرزام نے گاڑی پورچ میں لا کر روک دی اور بنا کچھ کہے گاڑی سے اتر کر اندر کی جانب بڑھ گیا۔وہ بہت ریش ڈرائونگ کرتا ہوا آیا تھا۔روشین بھی بے قرار سی اسکے پیچھے بھاگی۔۔ "

فرزام۔۔۔فرزام۔۔۔!"

روشین نے اسے پکارا لیکن وہ اسکی پکار نظرانداز کرتا ہوا بیڈروم میں چلا گیا۔

"فرزام پلیز! بات سنیں میری۔ "

روشین اسکے پیچھے بیڈروم تک آئی اس وقت اس پر قیامت ٹوٹ پڑی تھی۔

"روشین! گو فرام ہئیر۔۔ "

فرزام بمشکل ضبط کرتا ہوا بولا۔

"فرزام پلیز! لسن ٹو می۔"

روشین اسکی بات نظر انداز کر کر کے اس کے پیچھے بھاگی لیکن فرزام لمبے لمبے ڈگ بھر کر روشین کی پکار کو نظر انداز کرتا ہوا بیڈ روم میں داخل ہو گیا اور خود کو کمرے میں بند کر لیا۔

"فرزام۔۔۔فرزام! پلیز اوپن دا ڈور۔ "

روشین نے دروازے کو ہتھیلیوں سے تھپتھپاتے ہوئے پکارا لیکن اندر خاموشی چھائی ہوئی تھی

"فرزام! پلیز۔۔۔ "

روشین نے اسے پکارا اسکی آنکھوں سے اشک قطرہ قطرہ رخسار پر بہہ رہے تھے۔

"فرزام۔ "

روشین نے اسے روتے ہوئے پکارا۔

"فرزام آپ خفا ہیں مجھ سے تو غصہ کریں لیکن ناراض مت ہوں۔ "

روشین کی آنسوؤں میں ڈوبی ہوئی آواز سنکر فرزام بے چین ہو گیا اس نے آگے بڑھ کر دروازے کا لاک کھول دیا

"فرزام"!

دروازہ کھلنے پر روشین نے پر تشکر لہجہ میں اسے دیکھا

"روشین پلیز! آئی رکوئسٹ فاریو۔بی سائلنٹ پلیز۔ "

فرزام ایک پل کے لئے اس کے سامنے رک کر بولا۔

روشین اسکی بات سنکر خاموش ہو گئی فرزام مسلسل کمرے میں چکر کاٹ رہا تھا اسکا

سرخ چہرہ اسکے غصہ میں ہونے کی گواہی دے رہا تھا۔

"فرزام! آپ خفا ہیں مجھ سے۔ "

روشین نے ہمت متجمع کرکے پوچھا۔

فرزام کی خاموشی اسے خوفزدہ کر رہی تھی۔

"نہیں "!

ایک لفظی جواب دیکر فرزام پھر ٹہلنے لگا

"کوئی دوسری پرابلم۔۔۔۔ "

روشین پلیز! کین یو ناؤ اسٹاپ۔۔۔؟ "

فرزام خود پر ضبط کرتا ہوا اسکی طرف مڑ کر بولا۔

اسکے انداز پر روشین کی آنکھوں میں اشک رواں ہو گئے۔روشین نے ایک پل فرزام کے چہرے کی طرف دیکھا پھر خاموشی سے اٹھ کر لاؤنج میں آ گئی اور گھٹنوں میں چہرہ چھپا کر رونے لگی۔فرزام کا رویہ اسے تکلیف پہنچا رہا تھا۔روشین کے لئے تو وہ سراپہ محبت تھا لیکن اس وقت روشین نے جو اسکا روپ دیکھا تھا وہ ڈیڑھ سال کے عرصہ میں پہلی بار دیکھا۔اسکا وجود ہچکیوں کی ضد میں تھا۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

قدموں کی چاپ پر روشین نے رخ موڑ کر فرزام کو دیکھا۔اسکا چہرہ ایک لمحہ میں فق ہو گیا تھا۔

"فرزام "!

روشین نے اسے پکارا لیکن وہ اسکی بات نظرانداز کرتا ہوا تیزی سے دروزہ کھول کر گاڑی میں بیٹھا اور زن سے اسے بھگا لے گیا۔

روشین کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا۔وہ اس وقت بیٹھی صائمہ سے باتیں کر رہی تھی اور اسے شک تھا کہ فرزام نے اسکی باتیں سن لیں ہیں۔روشین دل ہی دل میں خدا سے دعا کرنے لگی۔

"فرزام نے ویو مرر پر ایک نظر ڈالی وہ بہت ریش ڈرائونگ کرتے ہوئے یہاں پر پہنچا تھا۔گاڑی میں بریک لگا کر اترا اور پھر تیزی اے گھر اندر داخل ہو گیا اسکا چہرہ غصہ سے سرخ ہو رہا تھا۔

"فرزام بھائی آپ"!

زین نے اسکا خوشدلی سے استقبال کیا۔

فرزام نے ایک طائرانہ نظر لاؤنج پر ڈالی اس وقت یہاں سبھی موجود تھے سوائے زالان اقرار کے جبکہ وہ زالان سے حساب بے باق کرنے آیا تھا۔

"زالان کو بلاؤ"

فرزام خود پر ضبط کرتا ہوا بولا

"کیا کام ہے فرزام سے تمھے۔"

"دادو پلیز! میں آپکی بہت عزت کرتا ہوں لیکن اس وقت بیچ میں مت بولیں۔"

فرزام بمشکل نرم لہجہ میں بولا۔

"کیوں آئے یو یہاں؟ "

اسی پل زالان لاؤنج میں آگیا

"زالان اقرار! میری بات غور سے سننا۔"

فرزام دو قدم بڑھ کر اسکے نزدیک پہنچاتا ہوا بولا۔

"میری فرسٹ اینڈ لاسٹ وارننگ ہے یہ کہ روشین سے دور رہو، اگر دوبارہ تم میرے گھر میں نظر آئے یا روشین کو ہراس کرنے کی کوشش کی مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔"

فرزام دھیمے مگر مضبط لہجہ میں بولا

"فرزام! تم حد سے بڑھ رہے ہو۔"

سعدیہ بیگم کو اسکا رویہ ایک آنکھ نہ بھایا

"زالان اقرار! یہ مت بھولنا کہ روشین اب کوئی مجبور اور بے بس لڑکی نہیں ہے بلکہ وہ اب فرزام جہانزیب کی بیوی ہے۔ "

"روشین مجھ سے محبت کرتی ہے۔"

زالان مضحکہ خیز انداز میں اسکی طرف دیکھتا ہوا بولا

"عورت محبت سے زیادہ عزت کی متلاشی ہوتی ہے۔"

"عورت اپنی پہلی محبت کبھی بھی نہیں بھولتی ہے۔اور روشین کی پہلی محبت میں ہوں ۔"

زالان فاتحانہ مسکراہٹ اپنے چہرے پر سجا کر بولا

اسکی بات سنکر فرزام کے لبوں پر مسکراہٹ بکھر گئی۔

"خوش فہمی دور کرلو اپنی۔عورت سب کچھ بھول سکتی ہے لیکن اپنی بے عزتی نہیں اور جو کچھ بھی تم نے کیا ہے اسکے بعد تم یہ سوچ بھی کیسے سکتے ہو کہ روشین دل میں

تمہارے لئے محبت کا جذبہ ہوگا۔ عورت کو جب عزت اور محبت ایک ساتھ ملتی ہے تو وہ پہلی محبت بھول جاتی ہے۔اس سے بے نیاز ہو جاتی ہے۔اسے میں پہلی محبت پانے کی چاہ رہتی ہیں اور نہ ہی اسے کھونے کا ڈر۔ "

"کیا بکواس کئے جا رہے ہو تم؟ "

صالحہ بیگم تنک کر بولیں۔

"روشین کو کمزور مت سمجھنا آئندہ اگر فرزام جہانزیب کی بیوی پر نظر اٹھانے کی بھی ہمت کی تو آنکھیں نوچ لونگا۔ "

فرزام اپنی بات مکمل کر کے بنا کسی پر نگاہ غلط ڈالے وہاں سے چلا گیا۔

"یہ لڑکی ہمارے خاندان کے نام پر ایک بد نما داغ ہے "

صالحہ بیگم ٹھنڈی سانس لیکر بولیں۔ زمانے کی وجہ سے صالحہ بیگم بے بظاہر روشین کو معاف کر دیا تھا لیکن اسکے لئے محبت نہ تھی دل میں۔

"غلط فہمی دور کر لیں اپنی صالحہ بیگم۔ "

اسی پل نشال انکے قریب آ کر بیٹھتی ہوئی بولی۔

"وہ لڑکی نہیں بلکہ آپکا بیٹا ہے اس خاندان کی عزت پر بد نما داغ۔ "

"نشال۔ "

زالان تیزی سے اسکی طرف بڑھا

"بس زالان اقرار! بہت چپ رہ لی میں اب نہیں رہو نگی۔ تم خود اپنا آپ کھول کے۔ رکھو گے سبکے سامنے یا میں رکھوں۔ "

"نشال! حد میں رہو اپنی۔ "

زالان درشت انداز میں چیخا۔

"کیا کرو گے تم طلاق دو گے یہی ایک دھمکی نہ تمہارے پاس۔ دیدو مجھے اب پرواہ نہیں۔ "

نشال اسکی آنکھوں میں دیکھتی ہوئی بے خوفی سے بولی۔

"نشال سچ کیا ہے"!

سعدیہ بیگم کے پوچھنے پر وہ اسکی طرف مڑ گئی

"روشین مکرم بے قصور ہے۔سچ سننا چاہتی ہیں آپ سنیں۔"

"آپکا بیٹا زالان اقرار بہت ناز ہے آپکو اس پر حقیقت یہ ہے کہ ایک عیاش، مکار اور رنگین مزاج انسان ہے۔میں امریکہ چھوڑ اس لئے یہاں آئی کہ وہاں پر اسکی نہ جانے کتنی لڑکیوں سے دوستی تھی۔یہ شخص اپنی روایات تمیز،تیذیب سب فراموش کر بیٹھا ہے۔اسکے نزدیک عورت کی عزت نہایت حقیر شئے ہے۔روشین اقرار بھی اسکی چالبازی کا نشانہ بنی ہے۔صائمہ اسکی فطرت کو سمجھ گئی تھی اس لئے شادی سے انکار کیا لیکن بدنصیب روشین اسکی آنکھوں میں پھیلی ہوئی حیوانیت کو نہ پہچان سکی۔۔۔"

نشال سب کچھ بلائے تیز تیز بولے جا رہی۔لاؤنج میں موجود ہر شخص اسکی باتوں پر ششدر بیٹھا ہوا تھا وہ پرت در پرت زالان اقرار کی شخصیت کے راز سب پر اجاگر کر رہی تھی

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

فرزام آکر لاؤنج میں پڑے ہوئے صوفہ پر بیٹھ گیا۔ملازمہ کو پکار کر اس نے پانی لانے کو

کہا۔

"فرزام آپ آ گئے۔"

اسی پل اسکی آواز سنکر روشین دوڑتی ہوئی وہاں آ گئی

"کہاں گئے تھے آپ؟ "

اسکی خاموشی کے باوجود روشین نے دوسرا سوال کیا

"فرزام میں کچھ پوچھ رہی ہوں "

NEW ERA MAGAZINE .com

روشین نے بے قرار لہجہ میں اسے پکارا۔یہ وقت اسکے لئے بہت صبر آزما تھا۔

"پانی کا گلاس واپس رکھ کر فرزام خاموشی سے بیڈروم کی طرف بڑھ گیا۔

"فرزام آپکی یہ خاموشی مجھے دہلا رہی ہے۔میں پل پل مر رہی ہوں۔خدارا کچھ بولیئے۔ "

روشین اسکے پیچھے پیچھے بیڈروم میں آکر اسکا ہاتھ پکڑ کر بولی۔

"محسوس ہوا روشین کہ خاموشی کتنی اذیت ناک ہوتی ہے۔بارہا میں نے تمہارہ دکھ

بانٹنا چاہا لیکن تم نے خاموشی نہیں توڑی ایک لفظ مجھے نہیں بتایا۔تمہے مجھ پر اعتبار نہیں میں نے مان لیا۔"

"فرزام ایسا نہیں ہے"

اسکی بات سنکر روشین تڑپ اٹھی۔

"آخر تم کیوں خاموش رہتی ہو روشین زبان سے کوئی لفظ کیوں نہیں نکالتی؟ کل جب تمہاری ذات پر کیچڑ اچھالا جارہا تھا تم خاموش کیوں رہیں روشین؟ ٹیل می روشین۔وہائی۔"

فرزام ضبط کرتے کرتے چیخ اٹھا

"میں جانتی ہوں فرزام میرے لفظوں کی انکی نزدیک کوئی اہمیت نہیں میرے الفاظ، میری ذات، میری عزت سب کچھ بے وقعت ہے۔میں جانتی تھی فرزام آپ خاموش نہیں رہیں گے۔میں اس لئے خاموش تھی۔ "

روشین اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے بولی

"واہ! روشین اگر میں نہ بولتا تو تم خاموشی سے اپنے اوپر لگے الزام کو برداشت کر

لیتیں اپنی ذات پر اٹھی ہوئی انگلی کو توڑا کیوں نہیں۔ "

فرزام کو اسکی خاموشی کھائے جارہی تھی

"فرزام یہ پہلی بار نہیں ہے اس سے پہلے بھی میری ذات ہر کیچڑ اچھالا جاچکا ہے۔ میرے کردار پر انگلیاں اٹھ چکی ہیں میں بولی تھی لیکن میرے الفاظ کی انکے نزدیک کوئی اہمیت نہیں تھی۔ انہوں نے میرا یقین نہیں کیا تھا۔ میری آنکھوں سے بہتے آنسوؤں میری ماں کی فریاد، خاموش سسکیاں کچھ کام نہیں آیا تھا۔"

روشین ایکدم چلا اٹھی آج اسکا صبر جواب دے گیا تھا

"روشین! روشین۔ "

اسکے انداز پر گھبرا پر فرزام نے اسے جھنجھوڑا لیکن وہ ہوش و خروش سے بے گانہ نظر آ رہی تھی

"سننا چاہتے ہیں آپ میری بربادی کی داستاں تو سنئے۔" اسکے بعد آپ ہر فیصلا کرنے کے لئے آزاد ہیں میں آپ کا فیصلا ہسنی خوشی قبول کرلونگی

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡
♡♡♡♡♡

"میں روشین مکرم، مکرم اور ثمینہ مکرم کی اکلوتی بیٹی۔اسے پھولوں، کتابوں، تتلیوں اور سمندر سے عشق تھا۔اسکی اپنی چھوٹی سے دنیا الگ تھی جس میں وہ اپنی پسند کے رنگوں میں جیتی تھی۔اسے حقیقی دنیا سے سروکار نہ تھا۔لیکن ایک دن اسکی نظر شہزادوں کی سی آن بان رکھنے والے شخص پر پڑی اور ایک پل میں روشین مکرم اس پر فدا ہو گئی۔اس شہزادے کی ایک ایک ادا پر اپنی جان دینے کو تیار تھی وہ خوابوں میں جینے والی بیوقوف سی لڑکی اس شہزادے سے محبت ضرور کرتی تھی لیکن پانے کی تمنا نہیں کی تھی کیونکہ وہ اس بات سے بخوبی واقف تھی کہ وہ شہزادہ کسی اور کی قسمت میں لکھا جا چکا ہے۔روشین کو اس سے محبت تھی اور بے تحاشہ محبت اور یہی غلطی روشین مکرم کی زندگی میں طوفان لے آئی۔اپنے باپ کو وہ پہلے ہی کھو چکی تھی اس حادثہ میں اس نے اپنی ماں کو بھی کھو دیا۔

"صائمہ میری بہت اچھی دوست تھی ایکدن وہ میرے اس راز سے واقف ہو گئی میں

نے اس سے التجا کی کہ وہ کسی کو بھی اس راز کو نہ بتائے لیکن زالان اقرار اپنی طرف اٹھتی ہوئی نظر پہچان چکا تھا وہ اس کھیل کا پرانہ کھلاڑی تھا۔روشین مکرم اسکی آنکھوں میں چھپی ہوئی حیوانیت کو نہ پڑھ سکی یہی روشین مکرم کو سب سے بڑی بیوقوفی تھی۔ بظاہر تو وہ اسکا دوست بنا رہا لیکن حقیقت اس کے برعکس تھی زالان اقرار اسے اپنے شیشے میں اتار رہا تھا۔

روشین مکرم اس گھر کی اکلوتی پوتی تھی لیکن صالحہ بیگم کو اس سے خاص محبت نہ تھی کیونکہ مکرم عبید نے اپنی پسند سے شادی کر کے انکی نافرمانی کی تھی۔روشین مکرم نے اپنے لئے وہ گرم جوشی صالحہ بیگم کے رویہ میں کبھی بھی محسوس نہیں کی تھی جو زالان، زین اور صائمہ کے لئے محسوس کی تھی۔

گریجویشن فائنل کی اسٹوڈینٹ تھی جب ڈیڈ کے دوست اپنے بیٹے کا رشتہ لیکر آئے۔ روشین مکرم اتنی جلدی شادی کے لئے تیار نہیں تھی وہ پڑھنا چاہتی تھی۔زالان اقرار نے اس سے وعدہ کیا کہ وہ اس رشتہ کو آگے بڑھو دیگا اور یہی سے روشین مکرم کی بد نصیبی کی اصل داستان شروع ہوئی۔

عین منگنی والے دن اسٹیج پر جا کر سب کے سامنے یہ اعلان کر دیا کہ روشین اس سے

محبت کرتی ہے۔ دنیا والوں نے روشین مکرم کی ذات کو نشانہ بنایا جبکہ زالان مکرم کھڑا تماشہ دیکھتا رہا۔ صالحہ بیگم نے اس سے کہا کہ وہ روشین مکرم کو اپنا ہمسفر چن لے اس وقت زالان اقرار نے اس پر الزام لگایا کہ روشین مکرم ایک بد کردار لڑکی ہے۔ خاندان کی عزت کے لئے اس بے مہمانوں کے سامنے جھوٹ بولا تھا کیونکہ روشین اقرار کو خاندان کی عزت کی کوئی پرواہ نہیں۔

روشین مکرم نے جسے شاعری سے عشق تھا اسکی ڈائری چرا کر اسکی رائٹنگ کاپی کر کے روشین اقرار کے نام سے لکھ کر فرضی خط سبکو دکھائے زالان اقرار نے تو اپنے دوست کو بھی نہ چھوڑا۔ روشین مکرم کو اسکے ساتھ بدنام کیا۔

"کیا لگتا ہے آپکو فرزام کہ میں بولی نہیں تھی۔؟ "

یکدم اپنا آنسوؤں سے تر چہرہ اٹھا کر روشین نے سوال کیا۔

"میں نے زبان کھولی تھی فرزام لیکن کسی نے میرا اعتبار نہیں کیا تھا انکے نزدیک میرے لفظ بے معنی تھی۔ میں نے ہاتھ جوڑ کر سبکو اپنی بے گناہی کا یقین دلانا چاہا تھا لیکن کسی نے یقین نہیں کیا تھا سب نے زلان اقرار کی باتوں پر اعتبار کیا تھا۔ اس کے پاس جو خطوط موجود تھے سب نے اس پر یقین کیا تھا بقول اس کے روشین مکرم نے یہ

سب خطوط اسے لکھے تھے۔"

روشین روتے ہوئے بولی۔اسکا لہجہ اسکے اندر کے غم کو بیاں کر رہا تھا۔فرزام نے اپنی نم آنکھیں زور سے بند کر لیں۔ایک مرد ہونے کے ناطے وہ کبھی بھی نہیں سمجھ سکتا تھا کہ روشین نے کس کرب کو برداشت کیا ہے۔

میری ماں نے مجھ سے قسم دیکر سچ بولنے کی درخواست کی تھی میں بولی تھی فرزام اور آپ جانتے ہیں کہ میری ماں اس دنیا سے چلی۔میں تنہا رہ گئی۔اس وقت اگر صائمہ آپی نہ ہوتی میں مر جاتی۔مجھے گھر سے نکل جانے کا حکم مل چکا تھا۔۔۔

"روشین !بس کرو۔ "

فرزام نے بے قراری سے اسے پکارا۔

"آپ اپنے فیصلے کے لئے آزاد ہیں فرزام جہانزیب آپ ایک بد کردار لڑکی کی ساتھ زندگی گزارنا پسند۔۔۔۔"

"خاموش "!

اگلے ہی پل فرزام زور سے دھاڑا۔

"روشین! اگر آئندہ اپنے لئے یہ لفظ اپنی زبان سے نکالا میں تمہے معاف نہیں کرونگا "

فرزام درشت لہجہ میں چلایا۔

اس پر ایک ترحم بھری نظر ڈالی روشین پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی۔ اسکے چہرے پر فرزام سے بچھڑنے کا خوف صاف نظر آرہا تھا۔ فرزام نے آگے بڑھ کر روتی بلکتی ہوئی روشین کو اپنے سینے سے لگا۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡
♡♡♡♡♡♡

"دادو پلیز "!

روشین نے صالحہ بیگم کے جڑے ہاتھ کھول دیۓ

"میں خدا کی رضا کے لئے سبکو معاف کرتی ہوں۔ آپ لوگ انجان تھے کہ زالان

اقرار کیا گھناؤنا کھیل کھیل رہا ہے۔ لیکن مجھے اس بات کا دکھ زندگی بھر رہیگا کہ آپ لوگوں نے ایک لڑکی کا اعتبار کیوں نہیں کیا۔ "

روشین نم لہجہ میں بولی۔

"روشین۔ "

نشال کی آواز پر اس نے مڑ کر دیکھا

"مجھے بھی معاف کر دو۔ میں نے بھی تمہارہ بہت دل دکھایا ہے۔ "

نشال پشیمان لہجہ میں بولی

"نہیں نشال! تمہاری کوئی غلطی نہیں بلکہ تم نے میری ذات پر بہت بڑا احسان کیا ہے ورنہ شاید میں کبھی بھی حقیقت آشکار نہیں کر پاتی۔ "

روشین نم لہجہ میں بول کر آگے بڑھ گئی۔ آج وہ اس گھر کو چھوڑ کر ہمیشہ کے کئے جا رہی تھی۔ کسی میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ اسے جانے سے روک لیتا سب نظریں جھکائے پشیمان بیٹھے ہوئے تھے۔

زالان اقرار کو بلا آخر اپنے گناہوں کا احساس ہو گیا تھا۔ صالحہ بیگم اور سعدیہ کے سامنے

اس نے اس بات کا اعتراف کر لیا تھا کہ کس طرح اس نے روشین کی زندگی کو جہنم بنایا۔

زالان اقرار کے اندر روشین سے معافی مانگنے کی بھی ہمت نہیں تھی اس وقت وہ ٹرین پر بیٹھا ہوا نامعلوم منزل کی طرف رواں دواں تھا اپنے لئے اس سزا کا انتخاب اس نے خود کیا تھا۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

الارم کی آواز پر فرزام نے ہاتھ بڑھا کر الارم کلاک کو بند کرنا چاہا لیکن اسکا ہاتھ کسی نرم چیز سے مس ہوا وہ فوراً اٹھ بیٹھا۔سائیڈ ٹیبل پر سرخ تازہ پھولوں کا بکے رکھا ہوا تھا۔

فرزام کے لب مسکرانے لگے۔اس نے اس میں اٹکا ہوا کارڈ نکال لیا۔

سطر پر نظر دوڑاتے ہی ایک معنی خیز مسکراہٹ اس کے لبوں پر بکھر گئی۔

میں نہیں ہوں اپنے وجود میں

مجھے جانے کس نے چرا لیا

میرے ساتھ رہتا ہے ایک شخص

کوئی جادو اس نے چلا دیا

میری روح میں وہ سما گیا

مجھے عشق کرنا سکھا دیا

میری زندگی وہ بن گیا

میں تو خود سے بھی تھی ناآشنا

مجھے مجھ سے اس نے ملا دیا

میری زندگی کو بدل دیا

مجھے خوش نصیب بنا دیا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

فرزام بکے سائیڈ میں رکھ کر اٹھ بیٹھا اور اس دشمن جاں کی تلاش میں نظریں دوڑائیں جو کہیں نظر نہیں آرہی تھی۔ فرزام اٹھ کر واش روم کی طرف بڑھا اسی پل ڈریسنگ روم سے نکلتی ہوئی روشین پر اسکی نظر پڑی اور اگلے ہی پل اس نے روشین کو اپنی گرفت میں لے لیا

"گڈ مارننگ جاناں "!

فرزام نے اسکے کانوں میں سرگوشی کی

"آپ فریش ہو کر آئیں میں ناشتہ ٹیبل پر لگاتی ہوں۔"

روشین خود کو اسکی گرفت سے آزاد کروانے کی کوشش کرتی ہوئی جلدی سے بولی

"تم میری مرضی کے بغیر کہیں نہیں جاسکتی ہوں روشین۔ "

فرزام واپس اسے اپنے بازوؤں کے حلقہ میں لیتا ہوا بولا۔

اسکی گرفت میں روشین کسما کر رہی گئی۔ وہ اس کے بہت قریب تھی اتنی قریب کہ فرزام کے دل کی دھڑکن کو بخوبی سن سکتی تھی۔

"فرزام پلیز "

فرزام کے لبوں کا لمس اپنی گردن پر محسوس کر کے روشین پزل ہو گئی

"تم میری محبت کے حصار میں ہو روشین تمہے ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

تمہارہ کوئی کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتا۔ "

اگلے ہی پل فرزام اسکا چہرہ اپنا ہاتھ میں لیتا ہو بولا۔

"ساری فار ایوری تھنگ فرزام۔ "

روشین پشیمانی سے بولی۔

"سوری فار وہاٹ ؟ "

فرزام نے حیرت سے سوال کیا۔

"آپ مجھ پر اتنا اعتبار کرتے تھے لیکن میں آپ پر اعتبار نہ کر پائی۔ حالانکہ کئی بار میں

نے آپکو سچ بتانا چاہا لیکن پھر میں ڈر گئی کہ آپ مجھے چھوڑ دیں۔ "

روشین نم لہجہ میں بولی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"آئی کانٹ انڈر اسٹینڈ روشی تمہارے لئے اعتبار مشکل تھا۔ "

فرزام روشین کے چہرے پر آئی لٹ سنوارتا ہوا بولا

"آپ نے مجھے دل سے معاف کر دیا نہ۔میں نے آپکا بہت دل دکھایا ہے۔ "

روشین کے پوچھنے پر فرزام نے اسے مسکراتی نظروں سے دیکھا۔

"ایک شرط پر۔"

"جی۔ "

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles

فرزام کی بات پر اثبات میں سر ہلایا

"تم نے صبح صبح مجھے پھولوں کا تحفہ دیا میں بھی ایک تحفہ دینا چاہتا ہوں۔"

"کیا؟ "

روشین نے پر اشتیاق نظروں سے اسکے چہرے کی طرف دیکھا۔جس کی آنکھوں میں معنی خیزی بکھری ہوئی تھی

روشین نے گڑ بڑا کر اپنی پلکوں کی جھالر گرا دی۔

اسکی اس ادا پر فرزام کے لبوں پر مسکراہٹ بھکر گئی اگلے ہی پل اس نے روشین کی بند آنکھوں پر اپنے لب رکھ دیے۔مانوس لمس محسوس کر کے روشین کے لب مسکرا دیے۔اسکے دل میں موجود خوف کا اب کہیں بھی پتا نہیں تھا۔فرزام کے لمس میں محبت،اعتماد،وفا سبھی کے رنگ تھے۔

تمہے جب کبھی ملیں فرصتیں مرے دل کا بوجھ اتار دو

میں بہت دنوں سے اداس ہوں مجھے کوئی شام ادھار دو۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

فرزام کے لب روشین کے کان میں سرگوشی کر رہے تھے۔روشین نے بھرپور اعتماد کے ساتھ فرزام کے کشادہ سینے پر اپنا سر رکھ دیا۔فرزام نے ثابت کر دیا تھا کہ محبت اعتبار اور وفا کا دوسرا نام ہے۔اس نے روشین پر اعتبار کیا تھا۔اور اسکے اعتبار نے روشین کے اندر کے خوف کو زائل کر دیا تھا۔وہ مطمئن تھی۔سورج کی روپہلی کرنیں چاروں طرف اجالا کر رہی تھیں ایسا ہی اجالا روشین کی زندگی میں تھا۔اسکے

چہرے بپر رقصاں مسکراہٹ اسکے خوش اور مطمئن ہونے کی گواہ تھی۔

فاریہ چشتی

****

❤ ختم شدہ ❤

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین